U 33170 P-23-12

Title - JADEED IBTIDAYEE URDU GRAM

Creator - Tej Ram.

Publisher - Educational Publishers (Lahore

Date - 1940

Pages - 134

Subjects - Urdu Zuban - Qawayad, Urd Zuban - Grammer.

جدید سکیم کے مطابق

جدید

ابتدائی اُردو گرامر

جس کو

عالی جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب

نے

بموجب سرکلر نمبر ۱۹۹۹-بی مورخہ ۲ - فروری ۱۹۲۹ء

پرائمری کی چوتھی اور مڈل کی پانچویں جماعت کے لئے

ٹیکسٹ بک مقرر فرمایا

مصنفہ

لالہ تیج رام صاحب ایم - اے

جسے

پروفیسر محمود علی صاحب منشی فاضل و مولوی فاضل

نے ایڈٹ کیا

لاہور

رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز

ایجوکیشنل پبلشرز

سنہ ۱۹۴۰ء

21st Edition | 1000 | Price 0-4-5

نئی سکیم کے مطابق

اُردو کی کتابوں کا نیا سلسلہ

مصنفہ و مرتبۂ

ڈاکٹر جے سائم صاحب و پروفیسر تیج رام ایم۔اے

لکھائی عمدہ　کاغذ اعلیٰ　زبان بامحاورہ

نوٹ (۱) لائق انسپکٹروں اور ہیڈ ماسٹروں اور عالم فاضل اصحاب کے مشورہ سے ان کتابوں میں مناسب ترمیم کی گئی ہے۔ تمام سبقوں پر نظرثانی کی گئی ہے۔ بہت سے نئے سبق جغرافیہ تاریخ۔ زراعت۔ حفظانِ صحت۔ نباتات۔ قدرتی مناظر۔ تربیتِ اخلاق وغیرہ کے متعلق درج کئے گئے ہیں ٭

(۲) نظموں کی تعداد زیادہ کی گئی ہے نظمیں نہایت دلچسپ اور پاکیزہ ہیں

(۳) ہر ایک کتاب میں دلچسپ کہانیاں اور لطیفے بھی درج کئے گئے ہیں

(۴) تصویریں خاص انتظام سے نہایت صاف چھاپی گئی ہیں۔ اور رنگین تصویریں بھی دی گئی ہیں ٭

(۵) سبقوں میں زبان اور مضمون کے لحاظ سے تدریج کا خیال رکھا گیا ہے ٭

(۶) بچوں کے لئے اُردو زبان میں ان سے بہتر کتابیں آج تک شائع نہیں ہوئیں ٭

بچے ان کتابوں کو بڑے شوق سے پڑھتے اور لطف اُٹھاتے ہیں

اُردو کی دوسری کتاب (دوسری جماعت کے لئے) ۱۸۲ صفحے قیمت ۷ر
اُردو کی تیسری کتاب (تیسری 〃 〃) ۲۳۸ 〃 〃 ۸ر۷ پائی
اُردو کی چوتھی کتاب (چوتھی 〃 〃) ۲۵۰ 〃 〃 ۱۰ر۳
گلدستۂ ادب حصہ اول (پانچویں 〃 〃) ۲۶۰ 〃 〃 ۱۱ر

المشتہران

رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز۔ لاہور

دیباچہ

یہ گریمر کا مختصر سا رسالہ میں نے جدید سکیم کے مطابق لکھا ہے۔ اور اس کے مرتب کرنے میں طریق استقرائی کو برتا ہے۔ یعنی پہلے مثالیں دی ہیں۔ پھر گریمر کی اصطلاح بتائی ہے۔ بعد ازاں مشقی سوالات دیئے ہیں۔

چونکہ یہ کتاب بچوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اس لئے میں نے مضمون کو دلکش اور طرزِ بیان کو سہل بنانے کی خاص کوشش کی ہے۔

مدرس کو یہ امر ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ گریمر سکھانے کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ چند تعریفیں بچوں کو ازبر یاد

ہو جائیں - بلکہ اصلی منشا یہ ہے کہ اُن
کو زبان صحت کے ساتھ لکھنی اور بولنی
آئے - اور اُن کے قوائے اِستدلال کو تقویت
پہنچے - اگر یہ میری مختصر کتاب طلبا کی
تحریر و تقریر میں دُرستی اور ذہنی تربیت
کی ترقی کا باعث ثابت ہوئی - تو میں پروردگار
عالم کا شکریہ ادا کرونگا کہ میری محنت
ٹھکانے لگی ٭

راقم
خاکسار تیج رام

مِڈل سکول اُردو گرامر

مُصنّفۂ پروفیسر تیج رام ایم - اے

یہ گرامر مڈل کی چھٹی - ساتویں اور آٹھویں
جماعت کے لئے لکھی گئی ہے - مضمون دِلکش
اور طرزِ بیان سہل ہے ٭
انگریزی اِصطلاحات بھی دی گئی ہیں ٭
جُملہ ہیڈ ماسٹر صاحبان سے درخواست ہے کہ
اِس کتاب کو مڈل کی جماعتوں میں ضرور داخل
فرمائیں - ضخامت ۲۰۰ صفحے - قیمت صرف ۷ر۴ پائی ٭

فہرست مضامین

حصّۂ اوّل

حصۂ دوم

Veer: saksena.
IV
C.M.S.

اُردو گریمر

حصّۂ اوّل

چوتھی جماعت کے واسطے

جُملہ

ایک لڑکا مدرسے سے آکر اپنی ماں سے کہتا ہے :-

امّاں جی کھانے کے لئے روٹی دو ٭

ماں فوراً سمجھ جاتی ہے کہ لڑکا روٹی مانگتا ہے - لیکن اگر وُہ لڑکا اِنہی لفظوں کو یُوں کہے :-

دو کے لئے کھانے روٹی امّاں جی ٭

تو کچھ مطلب سمجھ میں نہیں آتا ٭

لفظوں کا ایسا مجمُوعہ جس سے مطلب سمجھ میں آئے - جُملہ کہلاتا ہے ٭

تعریف - جُملہ لفظوں کا ایسا مجمُوعہ ہوتا ہے - جس سے پُورا پُورا مطلب سمجھ میں آئے ٭

مشق

مُندرجۂ ذیل چیزوں کے مُتعلق جُملے بناؤ :-

کتاب - سلیٹ - قلم - کوٹ - کمرہ ٭

جُملے کے دو بڑے اجزا

اِن جُملوں کو پڑھو :-

(۱) حامد لِکھتا ہے ۔

(۲) طوطا بولتا ہے ۔

(۳) ہِرن دَوڑتا ہے ۔

(۴) پَودا اُگتا ہے ۔

(۵) جہاز چلتا ہے ۔

دیکھو پہلے جُملے میں حامد کی بابت بتایا گیا ہے کہ وُہ لِکھتا ہے ۔

دُوسرے جُملے میں طوطے کی بابت بتایا گیا ہے کہ وُہ بولتا ہے ۔

تیسرے جُملے میں ہِرن کی بابت بتایا گیا ہے کہ وُہ دَوڑتا ہے ۔

چَوتھے جُملے میں پَودے کی بابت بتایا گیا ہے کہ وُہ اُگتا ہے ۔

پانچویں جُملے میں جہاز کی بابت بتایا گیا ہے کہ وُہ چلتا ہے ۔

تعریفیں - (۱) جملے میں جس شخص یا چیز کی بابت کچھ کہا جاتا ہے۔ اُسے مُسند اِلیہ کہتے ہیں ÷

(۲) جو کچھ کسی شخص یا چیز کی بابت کہا جاتا ہے۔ اُسے مُسند کہتے ہیں ÷

اُوپر کے جملوں میں 'حامد'۔ 'طوطا'۔ 'ہرن'۔ 'پودا'۔ 'جہاز'۔ مُسند اِلیہ ہیں۔ اور 'لکھتا ہے'۔ 'بولتا ہے'۔ 'دوڑتا ہے'۔ 'اُگتا ہے'۔ 'چلتا ہے'۔ مُسند ہیں ÷

مشق

ا - اِن جملوں میں مُسند اِلیہ اور مُسند بتاؤ ÷

(۱) شام ہُوئی ÷

(۲) سُورج چُھپ گیا ÷

(۳) چاند نِکلا ÷

(۴) تارے چمک رہے ہیں ÷

(۵) دریا بہتا ہے ÷

(۶) بُلبُل بول رہا ہے ÷

(۷) راجہ صاحب آئے ہیں ÷

(۸) غُلام بھاگ گیا ÷

۲ - خالی مقامات پر مُناسب مُسند اِلَیہ لکھ دو :-

(۱) برستا ہے +

(۲) گرجتا ہے +

(۳) پڑھتی ہے +

(۴) چمکتا ہے +

(۵) کھیل رہے ہیں +

(۶) کھاتی ہے +

(۷) پکائیگی +

۳ - خالی مقامات پر مُناسب مُسند لکھ دو :-

(۱) لڑکا +

(۲) لڑکی +

(۳) ماسٹر صاحب +

(۴) کتابیں +

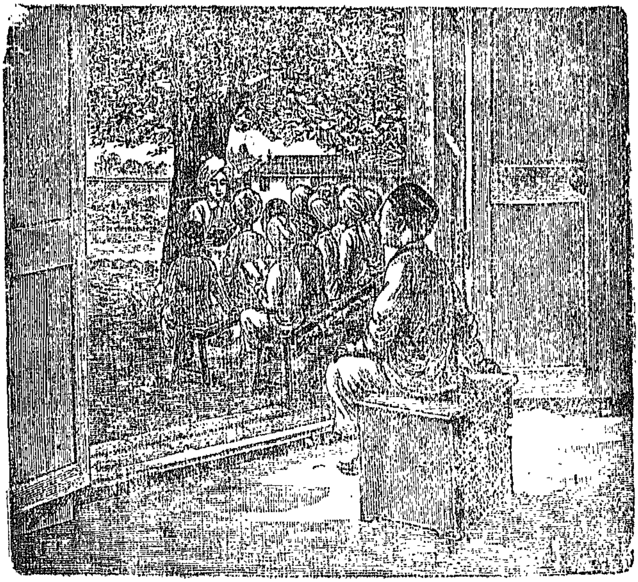
(۵) کوٹ +

(۶) چُھٹّی +

(۷) رُومال +

۴ سامنے کی دونو تصویروں کے مُتعلّق دس دس جُملے بناؤ +





کلمہ اور اُس کی تین قسمیں

جب ہم اپنے دل کی بات ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ تو مُنہ سے بولتے ہیں۔ جو کچھ ہم مُنہ سے بولتے ہیں۔ اُسے **لفظ** کہتے ہیں +

اگر لفظ کے کچھ معنی سمجھ میں آئیں۔ تو اُسے **کلِمہ** کہتے ہیں۔ اگر لفظ کے کچھ معنی نہ ہوں۔ تو اُسے **مُہمل** کہتے ہیں +

"گھوڑا"۔ "دوات"۔ "کُرسی"۔ "انگریز"۔ سب بامعنی لفظ ہیں۔ اور اسی لئے کلِمے کہلاتے ہیں +

"ساط"۔ "دوڈی"۔ "اُق" بے معنی لفظ ہیں۔ اور اسی لئے مُہمل کہلاتے ہیں +

کلمے کی تین قسمیں **اِسم**۔ **فعل** اور **حرف** ہیں۔ اب ہم ان کو بیان کریں گے +

اِسم (نام) اور فِعل (کام)

(۱) شاکر پڑھتا ہے ۔

(۲) لیلاوتی سیتی ہے ۔

(۳) کبوتر اُڑتا ہے ۔

(۴) کُتّا بھاگتا ہے ۔

(۵) پھول کھلتا ہے ۔

اُوپر کی مثالوں کو نمبروار دیکھو ۔

(۱) شاکر ایک شخص کا نام ہے ۔ اور "پڑھتا ہے" اُس کا کام ہے ۔

(۲) لیلاوتی ایک لڑکی کا نام ہے ۔ اور "سیتی ہے" اُس کا کام ہے ۔

(۳) کبوتر ایک پرندہ کا نام ہے ۔ اور "اُڑتا ہے" اُس کا کام ہے ۔

(۴) کُتّا ایک جانور کا نام ہے ۔ اور بھاگتا ہے اُس کا کام ہے ۔

(۵) پھول ایک چیز کا نام ہے ۔ اور "کھلتا ہے" اُس کا کام ہے ۔

نام کو اسم کہتے ہیں اور کام کو فعل ۔

تعریفیں ۔ اسم وہ کلمہ ہے۔ جو کسی شخص یا جگہ یا چیز کا نام ہو۔ مثلاً شاکر۔ لاہور۔ درخت ۔

فعل وہ کلمہ ہے۔ جس سے کسی شخص یا چیز کا کام ظاہر ہو۔ مثلاً پڑھتا ہے۔ کھیلتا ہے ۔

مشق

۱۔ ان جملوں میں اسم اور فعل چنو :۔

(۱) رام لکھتا ہے ۔ (۲) سوہن دوڑتا ہے ۔

(۳) اونٹ چلتا ہے ۔ (۴) نیم اگتا ہے ۔

(۵) گائے بھاگتی ہے ۔ (۶) بھینس نہاتی ہے ۔

(۷) کوا اڑتا ہے ۔ (۸) چوہا کودتا ہے ۔

(۹) شیر دھاڑتا ہے ۔ (۱۰) ہاتھی چنگھاڑتا ہے ۔

۲۔ پانچ جملے بناؤ۔ جن میں یہ اسم آ جائیں :۔

محمود ۔ کتاب ۔ لڑکی ۔ بلی ۔ تختی ۔

۳۔ پانچ جملے بناؤ۔ جن میں یہ فعل آ جائیں :۔

ہنستا ہے ۔ روتا ہے ۔ گاتا ہے ۔ بھونکتا ہے ۔ ہنہناتا ہے ۔

حرف

(۱) دوات میں سیاہی ہے +

(۲) کابل سے انار آتا ہے +

(۳) شام سنگھ درخت کو کاٹتا ہے +

(۴) شیر علی کا بُوٹ ہے +

(۵) چھت پر مور کھڑا ہے +

(۶) ریل دہلی تک جاری ہے +

اُوپر کے جُملوں میں لفظ میں ، سے ، کو ، کا ، پر ، تک ، نہ کسی کے نام ہیں - اور نہ کسی کام کو ظاہر کرتے ہیں - جب یہ اسموں اور فعلوں کے ساتھ جُملے میں استعمال کئے جاتے ہیں - تو ان کے معنی سمجھ میں آتے ہیں - ان کو حرف کہتے ہیں +

تعریف - حرف وُہ کلمہ ہے - جو نہ کسی کا نام ہو - اور نہ اُس سے کوئی کام ظاہر ہو - اور جو اسم اور فعل کے ساتھ مل کر اپنے معنی دے +

مشق

۱ - اِن جُملوں میں حرف چُنو :-

(۱) احمد کاغذ پر لکھتا ہے ۔

(۲) مَیں امرتسر تک جاؤں گا ۔

(۳) تالاب میں پانی ہے ۔

(۴) کیڑے کو نہ کُچلو ۔

(۵) کریم کی سلیٹ ٹُوٹ گئی ۔

(۶) ماسٹر جی نے اکبر پر جُرمانہ کیا ۔

۲ - مُندرجۂ ذیل حرُوف کو اپنے جُملوں میں اِستعمال کرو :-

سے - کو - تک - نے - کے - پر - میں - کی ۔

۳ - اِن اِسموں کے مُتعلق ایسے جُملے بناؤ کہ اُن میں حرف آئیں :-

گائے - رام سِنگھ - اِسحٰق - امرتسر - خط - جماعت - میز - نقشہ - سُورج - دریا - بندر - ہیم ۔

صفت

کپڑا	کالا کپڑا
کتا	باؤلا کتا
گھوڑا	تیز گھوڑا
ٹوپی	گول ٹوپی
سپاہی	بوڑھا سپاہی

دیکھو - لفظ کالا - باؤلا - تیز - گول - بوڑھا - یہ بات ظاہر کرتے ہیں کہ کپڑا - کتا - گھوڑا - ٹوپی - سپاہی کس طرح کے ہیں - کالا - باؤلا وغیرہ لفظوں کو **صفت** کہتے ہیں - اور کپڑا کتا وغیرہ کو **موصوف** ۔

تعریف - صفت وہ کلمہ ہے - جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز کس طرح کی ہے - مثلاً اچھا - برا - ہوشیار ۔

موصوف - اس چیز کو موصوف کہتے ہیں - جس کی کوئی صفت بیان کی جائے - مثلاً اچھا لڑکا - اچھا صفت ہے اور لڑکا موصوف ۔

صفت کی مندرجۂ ذیل مثالوں کو غور سے دیکھو :-

(۱) یہ پنجابی سپاہی ہے ۔
(۲) یہ بنگالی بابو ہے ۔
(۳) یہ کابلی پٹھان ہے ۔
(۴) دو لڑکے کھڑے ہیں ۔
(۵) دوسرا بیل طاقتور ہے ۔

پنجابی - بنگالی - کابلی - دو - دوسرا سب صفت ہیں ۔

مشق

۱ - ان جملوں میں صفت چنو :-

(۱) یہ کالا گھوڑا ہے ۔
(۲) دھولا ہنس چگ رہا ہے ۔
(۳) میلا کپڑا پھینک دو ۔
(۴) نیلا کاغذ دو ۔
(۵) سرخ ٹوپی پہنو ۔
(۶) سفید کبوتر اڑ رہا ہے ۔
(۷) احمق شخص سے نہ ملو ۔

(۸) یہ دلیر سپاہی ہے ۔

(۹) یہ عربی نسل کا گھوڑا ہے ۔

(۱۰) چار روپے خرچ ہونگے ۔

۲ پانچ جملے بناؤ ۔ جن میں یہ صفت آ جائیں :-
اچھا ۔ پیلا ۔ گرم ۔ ٹھنڈا ۔ سخت ۔

۳ ۔ پانچ جملے بناؤ ۔ جن میں یہ صفت آ جائیں :-
لاہوری ۔ ملتانی ۔ بمبئی ۔ بیس ۔ ساتواں ۔

۴ ۔ اِن اسموں کے ساتھ کوئی مناسب صفت لگاؤ :-
لڑکا ۔ کوٹ ۔ مور ۔ بلّی ۔ کتاب ۔

۵ ۔ تصویر میں جو چیزیں نظر آتی ہیں ۔ اُن کے ناموں کے ساتھ مناسب صفت لگاؤ :-



متعلق فعل

(۱) شاکر خوب پڑھتا ہے۔

(۲) لیلاوتی شوق سے سیتی ہے۔

(۳) کُتا تیز بھاگتا ہے۔

(۴) کبوتر چھت پر بیٹھا ہے۔

دیکھو! جب ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ شاکر پڑھتا ہے، تو یہ پتہ نہیں لگتا کہ وہ کیسا پڑھتا ہے! اچھا پڑھتا ہے یا بُرا۔ لیکن لفظ خوب کے لگانے سے معلوم ہو گیا کہ وہ اچھا پڑھتا ہے۔ یعنی لفظ خوب کو تعلق پڑھنے سے ہے۔ پس خوب متعلق فعل ہے۔

اسی طرح شوق سے۔ تیز۔ چھت پر۔ متعلق فعل ہیں۔

تعریف۔ متعلق فعل وہ کلمہ ہے جو فعل کے ساتھ تعلق رکھے۔

مشق

۱- اِن جُملوں میں مُتعلّقِ فِعل بتاؤ :-

(۱) رام چند خُوشخط لِکھتا ہے ۔

(۲) ظفر لاہور سے آیا ہے ۔

(۳) آم مہنگا بِکتا ہے ۔

(۴) گھڑے میں پانی بھرا ہے ۔

(۵) لڑکا سویرے اُٹھتا ہے ۔

۲- جُملے بناؤ - جن میں یہ مُتعلّقِ فِعل آ جائیں :-

گھر میں - جنگل میں - دِیوار پر - مُلتان سے - آہستہ - جلدی سے - جھٹ پٹ - سُستا ۔

۳- اِس تصویر کے مُتعلّق پانچ جُملے بناؤ - اور اُن میں سے مُتعلّقِ فِعل چُنو ۔



ضمیر

۱۔ میں حیدر ہوں۔ اُستاد نے مجھے کتاب دی۔ اب یہ کتاب میری ہے۔

دیکھو۔ حیدر نے اپنا ذکر کرتے وقت لفظ میں۔ مجھے۔ میری استعمال کئے ہیں۔ فائدہ یہ ہے کہ بار بار حیدر کو اپنا نام نہیں لینا پڑتا۔ میں۔ مجھے۔ میری کو ضمیر کہتے ہیں۔

تعریف۔ ضمیر وُہ کلمہ ہے۔ جو کسی اسم کی جگہ استعمال کیا جائے۔

مشق

(۱) پانچ جُملے بناؤ۔ جن میں ضمیر میں آئے۔
(۲) پانچ جُملے بناؤ۔ جن میں ضمیر میری آئے۔
(۳) پانچ جُملے بناؤ۔ جن میں ضمیر مجھے آئے۔
(۴) پانچ جُملے بناؤ۔ جن میں ضمیر میرا آئے۔

۲- میرا نام خیر ہے - ماں - باپ - بھائی ہم سب خیمے میں رہتے ہیں - یہ خیمہ ہمارا گھر ہے - ہمیں اور گھر کی ضرورت نہیں +

دیکھو خیر نے اپنا اور اوروں کا ذکر کرتے وقت لفظ ہم - ہمارا - ہمیں استعمال کئے ہیں - یہ سب ضمیریں ہیں +

مشق

(۱) پانچ جملے بناؤ - جن میں ضمیر ہم آئے +
(۲) پانچ جملے بناؤ - جن میں ضمیر ہمیں آئے +
(۳) پانچ جملے بناؤ - جن میں ضمیر ہمارا آئے +
(۴) پانچ جملے بناؤ - جن میں ضمیر ہماری آئے +

۳- راجہ نے رانی سے کہا :-

"بول - تو کیا چاہتی ہے - میں تجھے ناراض نہیں کر سکتا - تیری ہر بات مجھے منظور ہے"

تُو - تجھے - تیری ضمیریں ہیں +

مشق

(۱) پانچ جُملے بناؤ - جن میں تُو آئے ۔
(۲) پانچ جُملے بناؤ - جن میں تُجھے آئے ۔
(۳) پانچ جُملے بناؤ - جن میں تیری آئے ۔
(۴) پانچ جُملے بناؤ - جن میں تیرا آئے ۔

---

۴ - اُستاد نے اپنے شاگرد گوپال سے کہا :-
دیکھو - گوپال ! تُم وقت ضائع نہ کرو - تُمہارا وقت بڑا قیمتی ہے - اگر اوّل پاس ہوگے - تو تُمہیں انعام مِلیگا ۔
تُم - تُمہارا - تُمہیں ضمیریں ہیں ۔

مشق

(۱) پانچ جُملے بناؤ - جن میں تُم آئے ۔
(۲) پانچ جُملے بناؤ - جن میں تُمہیں آئے ۔
(۳) پانچ جُملے بناؤ - جن میں تُمہارا آئے ۔
(۴) پانچ جُملے بناؤ - جن میں تُمہاری آئے ۔

---

۵ - میرے بھائی کا نام رامُو ہے - وُہ مدرسہ میں پڑھتا ہے - کل اُسے اِنعام مِلا تھا - یہ طوطا اور پنجرا اُس کا ہے ۔
وُہ - اُسے - اُس ضمیریں ہیں ۔

مشق

(۱) پانچ جُملے بناؤ - جن میں وُہ آئے ۔
(۲) پانچ جُملے بناؤ - جن میں اُسے آئے ۔
(۳) پانچ جُملے بناؤ - جن میں اُس کا آئے ۔
(۴) پانچ جُملے بناؤ - جن میں اُس کی آئے ۔

۶ - باغ میں تیتریاں اُڑ رہی ہیں - وُہ بہت چنچل ہیں - اُن کے پر خوبصورت ہیں - تم اُنہیں نہ چھیڑو ۔
وُہ - اُن - اُنہیں ضمیریں ہیں ۔

مشق

(۱) پانچ جُملے بناؤ - جن میں وُہ آئے ﴿
(۲) پانچ جُملے بناؤ - جن میں اُن کا آئے ﴿
(۳) پانچ جُملے بناؤ - جن میں اُن کی آئے ﴿
(۴) پانچ جُملے بناؤ - جن میں اُنہیں آئے ﴿

---

۷ - تعظیم کے موقع پر دُوسرے شخص کو تُو تُم نہیں کہتے - بلکہ آپ یا جناب یا حُضُور وغیرہ کہتے ہیں - اور 'میں' کی جگہ بندہ - کمترین - غُلام وغیرہ بولتے ہیں - مثالیں دیکھو -

آپ وہاں ضرُور تشریف لائیں ﴿
جناب ! میرا قُصُور مُعاف فرمائیں ﴿
حُضُور ! بندہ نے سچ سچ عرض کر دیا ہے ﴿
حُضُور کی خدمت کرنا کمترین کا فرض ہے ﴿

اب اِن مثالوں کو دیکھو :-
وُہ اپنے گھر گیا ہے ؛
تُو اپنا کام کر ؛
تُم اپنی جماعت میں بیٹھو ؛
مَیں اپنے بھائی کے ساتھ جاؤں گا ؛
دیکھو - اپنا - اپنے - اپنی سب ضمیریں ہیں ؛

مشق

(۱) پانچ جُملے بناؤ - جن میں **آپ** آئے ؛
(۲) پانچ جُملے بناؤ - جن میں **حضُور** آئے ؛
(۳) پانچ جُملے بناؤ - جن میں **جناب** آئے ؛
(۴) پانچ جُملے بناؤ - جن میں **اپنا** آئے ؛
(۵) پانچ جُملے بناؤ - جن میں **اپنی** آئے ؛
(۶) پانچ جُملے بناؤ - جن میں **اپنے** آئے ؛
(۷) پانچ جُملے بناؤ - جن میں **کمترین** آئے ؛
(۸) پانچ جُملے بناؤ - جن میں **بندہ** آئے ؛
(۹) پانچ جُملے بناؤ - جن میں **غلام** آئے ؛

مُتکلِّم ۔ مُخاطب ۔ غائب

میں تم سے کہتا ہوں کہ احمد بیمار ہے ۔ اور وہ مدرسے نہیں آ سکتا۔

دیکھو ۔ یہاں لفظ میں بات کرنے والے کو بتاتا ہے ۔ اور بات کرنے والے کو مُتکلِّم کہتے ہیں ۔ پس
'میں' اور 'ہم' مُتکلِّم کی ضمیریں ہیں ۔
لفظ 'تم' اُس شخص کو بتاتا ہے ۔ جو اِس وقت حاضر ہے ۔ اور جس کے ساتھ باتیں ہو رہی ہیں ۔ جس کے ساتھ باتیں کریں ۔ اُسے مُخاطب کہتے ہیں ۔ پس
'تُو' اور 'تم' حاضر یا مُخاطب کی ضمیریں ہیں ۔
لفظ 'وہ' اُس شخص کو بتاتا ہے ۔ جو اِس وقت موجود نہیں ہے ۔ جو موجود نہ ہو ۔ اُسے غائب کہتے ہیں ۔ پس
"وہ" غائب کی ضمیر ہے ۔

اِسْم کی قِسْمیں

(۱) معرِفہ (۲) نکِرہ

(۱) اِسْمِ معرِفہ

(۱) جارج پنجم ہمارے بادشاہ ہیں ۔
(۲) ہِندوستان ہمارا مُلک ہے ۔
(۳) دِہلی دارُ الخِلافہ ہے ۔
(۴) راوی دریا ہے ۔
(۵) اکبر دَوڑ رہا ہے ۔

اُوپر کی مِثالوں میں جارج پنجم ایک خاص بادشاہ کا نام ہے - ہِندوستان ایک خاص مُلک کا - دِہلی ایک خاص شہر کا - راوی ایک خاص دریا کا - اور اکبر ایک خاص شخص کا نام ہے ۔

جو نام خاص آدمیوں یا چیزوں کے ہوتے ہیں - اُن کو اِسْمِ معرِفہ کہتے ہیں ۔

تعریف - معرفہ وہ اسم ہے - جو کسی خاص شخص یا جگہ یا چیز کا نام ہو +

(۲) اسم نکرہ

(۱) ان میں کونسا گھوڑا تمہارا ہے ؟
(۲) یہ عطار کی دکان ہے +
(۳) کرسی ٹوٹ گئی +
(۴) درخت کو نہ کاٹو +
(۵) قلم دوات لاؤ +

دیکھو گھوڑا - دکان - کرسی - درخت - قلم - دوات عام چیزوں کے نام ہیں - کیونکہ ہر گھوڑے کو گھوڑا اور ہر دکان کو دکان - اور ہر کرسی کو کرسی کہتے ہیں - یہی حال درخت - قلم اور دوات کا ہے +

تعریف - اسم نکرہ وہ اسم ہے - جو ایک ہی قسم کی ہر چیز کا نام ہو +

مشق

۱۔ بتاؤ۔ کون سے اسم معرفہ ہیں۔ اور کون سے نکرہ؟

میز۔ کمرہ۔ رامچند۔ طالب علم۔ شہر۔ لکھنؤ۔ پہاڑ۔ ہمالہ۔ دریا۔ جمنا۔ سپاہی۔ حامد۔ ستلج۔ گیہوں۔ پانی پت۔

۲۔ پانچ جملے بناؤ۔ جن میں یہ اسم آ جائیں:۔
امرتسر۔ گنگا۔ پنجاب۔ ہرنام۔ شاہدرہ۔

۳۔ پانچ جملے بناؤ۔ جن میں یہ اسم آئیں:۔
آدمی۔ لڑکی۔ کتاب۔ روٹی۔ پہاڑ۔

۴۔ اس تصویر کے متعلق پانچ جملے بناؤ۔ جن میں اسم معرفہ اور اسم نکرہ آئیں۔



واحد اور جمع

(۱) لڑکا کھڑا ہے ÷
لڑکے کھڑے ہیں ÷
(۲) گھوڑا چر رہا ہے ÷
گھوڑے چر رہے ہیں ÷
(۳) لڑکی پڑھتی ہے ÷
لڑکیاں پڑھتی ہیں ÷
(۴) بلّی بیٹھی ہے ÷
بلّیاں بیٹھی ہیں ÷

دیکھو لڑکا کہنے سے صرف ایک لڑکا سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح گھوڑا کہنے سے ایک گھوڑا ۔ اور لڑکی کہنے سے ایک لڑکی۔ اور بلّی کہنے سے ایک بلّی سمجھی جاتی ہے۔ ایک کو واحد کہتے ہیں ÷

پس لڑکا ۔ گھوڑا ۔ لڑکی ۔ بلّی واحد ہیں ÷

اب دیکھو لڑکے کہنے سے ایک سے زیادہ لڑکے سمجھے جاتے ہیں - اِسی طرح بِلّیاں کہنے سے ایک سے زیادہ بِلّیاں سمجھی جاتی ہیں - ایک سے زیادہ کو جمع کہتے ہیں - پس
لڑکے - گھوڑے - لڑکیاں - بِلّیاں جمع ہیں +

تعرِیفیں - واحِد وُہ اِسم ہے - جو صِرف ایک چیز کے لِئے برتا جائے +
جمع وُہ اِسم ہے - جو ایک سے زیادہ چیزوں کے لِئے برتا جائے +

مشق

ا - بتاؤ - جو لفظ جلی قلم سے لکھے ہُوئے ہیں - وُہ واحِد ہیں یا جمع :-
(۱) گائیں دُودھ دیتی ہیں +
(۲) کُتّے بھونکتے ہیں +
(۳) ہاتھی جھُوم رہے ہیں +
(۴) بَیل کھڑا ہے +

(۵) مالی پودے لگا رہا ہے ۔

(۶) صاف کپڑے پہنو ۔

(۷) مچھلیاں تیر رہی ہیں ۔

(۸) نیک بیٹا ماں کا کہنا مانتا ہے ۔

(۹) لڑکے سبق یاد کر رہے ہیں ۔

(۱۰) سلیٹ کی سِلیں حوضوں اور فرشوں میں لگاتے ہیں ۔

۲ - جُملے بناؤ - جن میں یہ لفظ آ جائیں :-

کُرسی - کُرسیاں ۔ تختہ - تختے ۔ درخت - درختوں ۔ صندُوق - صندُوقوں ۔ چُوہا - چُوہے ۔ کپڑا - کپڑے ۔ لکڑی - لکڑیاں ۔ بچّہ - بچّے ۔ چِٹھی - چِٹھیاں ۔

۳ - مُندرجۂ ذیل اِسموں میں واحِد کی جمع اور جمع کے واحِد بتاؤ :-

طوطے - کِتاب - اُنگلیاں - کبُوتری - اُونٹ - گائیں - بچھڑے - چاقو ۔

مُذکّر اور مُؤنّث

لڑکا پڑھتا ہے ۔	لڑکی پڑھتی ہے ۔
مُرغ کھڑا ہے ۔	مُرغی کھڑی ہے ۔
مور آیا ۔	مورنی آئی ۔
بندر بھاگتا ہے ۔	بندریا بھاگتی ہے ۔
دھوبی گیا ۔	دھوبن گئی ۔
راجہ بیٹھا ہے ۔	رانی بیٹھی ہے ۔

دیکھو لڑکا ۔ مُرغ ۔ مور ۔ بندر ۔ دھوبی ۔ راجہ نر ہیں ۔ اور اسی لئے اِنہیں مُذکّر کہتے ہیں ۔ لڑکی ۔ مُرغی ۔ مورنی ۔ بندریا ۔ دھوبن ۔ رانی مادہ ہیں ۔ ان کو مُؤنّث کہتے ہیں ۔

تعریفیں (۱) جو اِسم نر کے لئے بولا جائے اُسے مُذکّر کہتے ہیں ۔

(۲) جو اِسم مادہ کے لئے بولا جائے ۔ اُسے

نوٹ ۔ بے جان چیزیں چھوٹائی بڑائی کے لحاظ سے مُذکّر ۔ مُؤنّث سمجھی جاتی ہیں ۔ مثلاً کُپّا مُذکّر ۔ کُپّی مُؤنّث ۔ پہاڑ مُذکّر ۔ پہاڑی مُؤنّث ۔

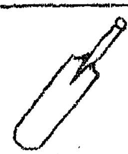
مؤنث کہتے ہیں +

مشق

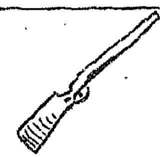
۱- بتاؤ - کون سے اسم مذکر ہیں اور کون سے مؤنث :-
بلّی - بلّا - گھوڑی - چرخہ - گھوڑا - چرخی - تختہ -
اُلّو - چیل - کبوتری - گدھا - ناگن - کتاب - چاقو +

۲- جملے بناؤ - جن میں یہ لفظ آ جائیں :-
مرغی - دہی - شور - کبوتر - ہرنی - مورنی -
پہاڑی - کُتّا +

۳- ان چیزوں کے نام لو - کون سی مذکر ہیں اور کون سی مؤنث ؟








مصدر

(۱) گھوڑے پر چڑھنا عمدہ ورزش ہے۔
(۲) صبح کو نہانا مفید ہے۔
(۳) دمینتی سینا پرونا شوق سے سیکھتی ہے۔
(۴) کیا تم پھول سونگھنا چاہتے ہو؟

دیکھو چڑھنا۔ نہانا۔ سینا۔ پرونا۔ سونگھنا۔ سب کاموں کے نام ہیں۔ کام کے نام کو مصدر کہتے ہیں۔
مصدر کے معنی ہیں "نکلنے کی جگہ"۔ چونکہ چڑھنا۔ نہانا۔ کرنا وغیرہ ایسے لفظ ہیں کہ اُن سے کئی قسم کے فعل اور اسم نکلتے ہیں۔ اس لئے ان کو مصدر کہتے ہیں۔
تعریف۔ مصدر وہ اسم ہے۔ جو کسی

کام کا نام ہو - اور اُس سے کئی قسم
کے فعل اور اسم نکلیں ۔

نوٹ - اِس میں شک نہیں کہ مصدر کی
پہچان یہ ہے کہ اُس کے آخر میں "نا" ہو -
لیکن چند الفاظ ایسے ہیں کہ اُن کے آخر میں
"نا" تو ہے - مگر مصدر نہیں ہیں - کیونکہ وہ کسی
کام کو ظاہر نہیں کرتے ۔

مینا - اسم ہے - کیونکہ ایک پرندے کا
نام ہے ۔

نانا اسم ہے - کیونکہ ماں کے باپ کو کہتے
ہیں ۔

پرانا صفت ہے - نئے کے مقابل
میں ۔

دستپنا اسم ہے - کیونکہ ایک قسم کے
اوزار کا نام ہے ۔

گنّا اسم ہے - کیونکہ ایک پودے کا
نام ہے ۔

مشق

اِن جُملوں میں سے مصدر چُنو :-

(۱) بچّوں کو لکھنا پڑھنا ضرور سِکھاؤ ۔

(۲) میرا وہاں جانا ضروری ہے ۔

(۳) مجھے اُستانی سینا پرونا سکھاتی ہے ۔

(۴) ماں باپ کا ادب کرنا بچّوں کا فرض ہے ۔

(۵) اُس کے ہاتھ سے ربڑی کا دونا گر پڑا ۔

(۶) سارا گھر سُونا معلوم ہوتا ہے ۔

(۷) نہ اُس کے پاس چاندی ہے نہ سونا ۔

(۸) آج کل چُونا مہنگا ہو رہا ہے ۔

(۹) کہنا اَدب ہے کرنا اَدب ۔

(۱۰) بچّوں کو گہنا نہ پہناؤ ۔

فعل اور فاعل

(۱) احمد خط لکھتا ہے ٭

(۲) آدمی کان سے نمک نکالتے ہیں ٭

پہلے جملے میں لکھتا ہے، فعل ہے۔ اور لکھنے کا کام کرنے والا احمد ہے ٭

کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں ٭

پس احمد فاعل ہے ٭

دوسرے جملے میں نکالتے ہیں، فعل ہے۔ اور نکالنے کا کام کرنے والے آدمی ہیں۔ پس آدمی فاعل ہے ٭

مشق

ان جملوں میں فاعل بتاؤ :-

(۱) ہرنام وہاں گیا تھا ٭

(۲) میں سیر کو جاؤں گا ٭

(۳) بچی نے مرغی پال رکھی ہے ٭

(۴) وہ پھول توڑتا ہے ٭

فِعلِ غائِب۔ مُخاطب۔ مُتکلِّم

(۱) فِعلِ غائب

(۱) احمد یہاں نہیں آیا۔ وُہ آگرے گیا ہَے۔

(۲) حمید اَور رشید دونو مدرسے سے چلے گئے۔

دیکھو جُملہ (۱) میں احمد کا ذِکر ہَے۔ جو مَوجُود نہیں ہَے۔ غیر مَوجُود کو غائب کہتے ہیں۔ پس

جِس فِعل کا فاعِل غائب شخص ہو۔ اُسے فِعلِ غائب کہتے ہیں۔

چُنانچہ جُملۂ (۱) میں 'آیا' اَور 'گیا ہَے' فِعلِ غائب ہیں۔

جُملۂ (۲) میں 'چلے گئے' فِعلِ غائب ہَے۔

(۲) فِعلِ مُخاطب

(۱) اے نالائق! تُو اِس غریب پر کیوں ظُلم کرتا ہے؟

(۲) کیا تُم وہاں ہر روز جاتے ہو؟

دیکھو جُملہ (۱) میں "ظُلم کرتا ہے"، فِعل ہے۔ جس کا فاعِل سامنے موجُود ہے۔ پس

جس فِعل کا فاعِل مُخاطب شخص ہو۔ اُسے فِعلِ مُخاطب کہتے ہیں۔

جُملہ (۲) میں "جاتے ہو"، فِعلِ مُخاطب ہے۔ کیونکہ اِس کا فاعِل "تُم" ہے۔

(۳) فِعلِ مُتکلّم

(۱) مَیں ہر روز صُبح کو نہاتا ہُوں۔

(۲) ہم ہر روز اپنا سبق یاد کرتے ہیں۔

جُملہ (۱) میں "نہاتا ہُوں"، فِعل ہے۔ جس کا فاعِل شخص، مُتکلّم مَیں ہے۔ پس

'نہاتا ہوں' فعلِ مُتکلّم ہے۔

جُملۂ (۲) میں 'یاد کرتے ہیں' فعلِ مُتکلّم ہے۔ اس کا فاعل 'ہم' ہے۔

مشق

بتاؤ۔ اِن جُملوں میں کون سے فعلِ غائب۔ مُخاطب اور مُتکلّم ہیں :-

(۱) میں آج دِہلی سے آیا ہوں۔
(۲) شام لال تختی لِکھ رہا ہے۔
(۳) تُم اِس فقیر کو روٹی دو۔
(۴) ہم پرسوں کھیت میں گئے تھے۔
(۵) لڑکو! تُم کیوں وقت ضائع کرتے ہو؟
(۶) رام لال! تُو چُپ کیوں نہیں رہتا؟
(۷) عبدُالغنی امرِتسر میں دُکان کرتا ہے۔
(۸) لڑکیاں سبق یاد کر رہی تھیں۔
(۹) امر سنگھ فوج میں بھرتی ہو گیا۔
(۱۰) نقشے میں دریائے ستلج دِکھاؤ۔

فِعلِ معرُوف و فِعلِ مجہُول

(۱) بِلّی نے چُوہا مارا ۔

(۲) چُوہا مارا گیا ۔

دیکھو پہلی مثال میں مارا' فعل ہے۔ اور مارنے والی بلّی ہے ۔ یعنی فعل مارا کا فاعل بلّی معلوم ہوتا ہے ۔

دُوسری مثال میں 'مارا گیا' فعل ہے۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ چُوہے کو مارنے والا کون ہے ۔ یعنی فاعل معلوم نہیں ہے ۔

معلُوم کو معرُوف کہتے ہیں۔ اور نامعلُوم کو مجہُول ۔

تعریفیں ۔ جس فعل کا فاعل معلُوم ہو ۔ اُسے فعلِ معرُوف کہتے ہیں ۔

جس فعل کا فاعل معلُوم نہ ہو ۔ اُسے فعلِ مجہُول کہتے ہیں ۔

مشق

۱ - بتاؤ - ان جملوں میں کون سے فعل معروف ہیں - اور کون سے مجہول - اور کیوں ؟

(۱) سپاہی نے چور پکڑا ۔

(۲) چور پکڑا گیا ۔

(۳) منشی جی نے خط لکھا ۔

(۴) خط لکھا گیا ۔

(۵) کسان نے غلّہ کاٹا ۔

(۶) غلّہ کاٹا گیا ۔

(۷) دشمن نے جہاز ڈبویا ۔

(۸) جہاز ڈبویا گیا ۔

(۹) لہار نے لوہا کوٹا ۔

(۱۰) لوہا کوٹا گیا ۔

۲ - ایسے جملے بناؤ - جن میں یہ فعل آ جائیں :-

(ا) دیا - دیا گیا ۔ رکھا - رکھا گیا ۔ بنایا - بنایا گیا ۔ روکا - روکا گیا ۔ بیچا - بیچا گیا ۔ دھویا - دھویا گیا ۔

(ب) ماری - ماری گئی ۔ پالی - پالی گئی ۔ پکڑی - پکڑی گئی ۔ مارے - مارے گئے ۔ پالے - پالے گئے ۔ پکڑے - پکڑے گئے ۔

تین زمانے

(۱) موتی نے خط لکھا تھا +
(۲) موتی خط لکھتا ہے +
(۳) موتی خط لکھیگا +

دیکھو مثال نمبر ۱ میں موتی لکھنے کا کام گزرے ہوئے زمانے میں کر چکا ہے۔ گزرے ہوئے زمانے کو ماضی کہتے ہیں +

مثال نمبر ۲ میں موتی لکھنے کا کام موجودہ زمانے میں کر رہا ہے۔ موجودہ زمانے کو حال کہتے ہیں +

مثال نمبر ۳ میں موتی لکھنے کا کام آئندہ زمانے میں کریگا - آئندہ زمانے کو مستقبل کہتے ہیں +

پس زمانے تین ہیں :-
(۱) گزرا ہوا زمانہ - یعنی ماضی +
(۲) موجودہ زمانہ - یعنی حال +
(۳) آئندہ زمانہ - یعنی مستقبل +

مشق

۱۔ بتاؤ۔ مندرجہ ذیل فعلوں سے کونسا زمانہ ظاہر ہوتا ہے:۔

(۱) مینہ برستا ہے + (۲) کل خوب مینہ برسا تھا +
(۳) اُس نے تختہ پانی میں ڈالا +
(۴) میں دہلی جاؤنگا + (۵) چھت ٹپکتی ہے +
(۶) اُس نے کھیت مول لیا +
(۷) آج خط آئیگا +
(۸) ماں بچے کا مُنہ دھوتی ہے +
(۹) طوطا اُڑ گیا + (۱۰) جیسا کروگے ویسا بھروگے +

۲۔ اِن فعلوں کو اپنے جُملوں میں برتو:۔

کرتا ہے۔ کریگا۔ کیا + لڑتی ہے۔ لڑے گی۔ لڑی + دھوتا ہے۔ دھوئیگا۔ دھویا + اُڑتی ہے۔ اُڑیگی۔ اُڑی + لیتا ہے۔ لیگا۔ لیتا تھا + آتے ہیں۔ جاگتے ہیں + پالتا ہے۔ پالتا ہوں۔ پالونگا + سوتے ہو۔ دوڑتے ہو + دیکھا۔ مارا۔ مارتے تھے + بولی۔ پیسی۔ لکھتے تھے۔ چھپتا ہے۔ بھاگتا ہے۔ بولتا ہے۔ کہتی ہے۔ کھیلتی ہے + آئیگا۔ دوڑیگا۔ توڑیگا + جائیگی۔ کھائے گی۔ پالیگی +

فعل کی قسمیں

(۱) فعل ماضی

(۱) موتی نے خط لکھا تھا ۔

(۲) رام چند آیا تھا ۔

(۳) لڑکی سبق پڑھ رہی تھی ۔

دیکھو ان جملوں میں "لکھا تھا" "آیا تھا" "پڑھ رہی تھی" ایسے فعل ہیں جو گزشتہ زمانے میں ہو چکے ہیں ۔ یعنی ان فعلوں میں زمانۂ ماضی پایا جاتا ہے ۔ ان کو فعلِ ماضی کہتے ہیں ۔

تعریف ۔ فعلِ ماضی وہ ہے ۔ جس میں زمانۂ ماضی پایا جائے ۔

مشق

۱ ۔ اپنے جملوں میں مندرجۂ ذیل کو برتو :۔

چڑھا ۔ پیسا ۔ لگاتا تھا ۔ کرتی تھی ۔ دھویا ہوگا ۔ کاٹتے تھے ۔ مارا ۔ آئی ۔ پہنی ۔

۲ ۔ پانچ جملے بناؤ جن میں فعل ماضی آئے ۔

(۴) فعلِ حال

(۱) موتی خط لکھتا ہے ۔

(۲) رام چند آتا ہے ۔

(۳) لڑکی سبق پڑھتی ہے ۔

دیکھو ۔ اِن جُملوں میں ایسے فعل ہیں ۔ جو زمانۂ حال میں ہو رہے ہیں ۔ یعنی اِن فعلوں میں زمانۂ حال پایا جاتا ہے ۔ اِن کو **فعلِ حال** کہتے ہیں ۔

تعریف ۔ **فعلِ حال** وُہ ہے ۔ جس میں زمانۂ حال پایا جائے ۔

مشق

۱ ۔ اپنے جُملوں میں مُندرجۂ ذیل کو برتو :۔

دَوڑتا ہے ۔ ہنستا ہے ۔ پکاتی ہے ۔ کھیلتا ہے ۔ ڈرتے ہیں ۔ کاٹتی ہے ۔ لکھتی ہُوں ۔ دھوتی ہیں ۔ چُھپتی ہو ۔ جھپٹتی ہے ۔ ہنہناتی ہے ۔ بھونکتے ہیں ۔

۲ ۔ پانچ جُملے بناؤ جن میں فعلِ حال آئے ۔

(۳) فِعلِ مُستقبل

(۱) موتی خط لکھیگا ٭

(۲) رامچند آئے گا ٭

(۳) لڑکی سبق پڑھیگی ٭

دیکھو - ان جُملوں میں ایسے فعل ہیں - جو آئندہ زمانے میں ہوں گے - یعنی ان فعلوں میں زمانۂ مُستقبل پایا جاتا ہے - ان کو **فعلِ مُستقبل** کہتے ہیں ٭

تعریف - فعلِ مُستقبل وُہ ہے - جس میں زمانۂ مُستقبل پایا جائے ٭

مشق

۱ - اپنے جُملوں میں مُندرجۂ ذیل کو برتو :-

بھریگا - پکائیگی - دوڑینگے - ماریگی - جاؤنگا - جاؤنگی - کھاؤنگا - دیکھیگی - اُڑینگے - فرماؤگی ٭

۲ - پانچ جُملے بناؤ - جن میں فعلِ مُستقبل آئے ٭

(۴) فعلِ مُضارِع

(۱) شیر چاہے۔ تو بکری کو پھاڑ ڈالے۔

"چاہے"، فعلِ مُضارِع ہے۔ کب چاہے؟ اب چاہے یا آئندہ۔ اِس میں دو زمانے حال اور مُستقبِل پائے جاتے ہیں۔

اِسی طرح "لکھے۔ پڑھے۔ بھاگے۔ کمائے۔ آئے" وغیرہ مُضارِع ہیں۔

تعریف۔ مُضارِع وُہ ہے۔ جس میں زمانۂ حال و مُستقبِل دونو پائے جائیں۔

مشق

۱۔ اپنے جُملوں میں مندرجۂ ذیل مُضارِعوں کو برتو:۔

کرے۔ نہائے۔ دھوئے۔ جاگے۔ بڑھے۔
ڈھونڈے۔ کھیلے۔ سوئے۔ لُوٹے۔ پیئے۔

۲۔ پانچ جُملے بناؤ۔ جن میں فعلِ مُضارِع آئیں۔

(۵) فِعلِ امر

(۱) تُو آٹا پِیس۔
(۲) تُو گوند دانی لا۔
(۳) تُم قُفل لگاؤ۔
(۴) تُم گھنٹہ بجاؤ۔

دیکھو۔ پِیس۔ لا۔ لگاؤ۔ بجاؤ میں حُکم پایا جاتا ہے۔ حُکم کو امر کہتے ہیں۔

تعرِیف۔ فِعلِ امر وُہ ہے۔ جِس میں کِسی کام کے کرنے کا حُکم پایا جائے۔

مشق

۱۔ اپنے جُملوں میں مُندرجۂ ذیل فِعلوں کو برتو:۔

جا۔ کھیل۔ پہن۔ سو۔ دھو۔ کھاؤ۔ چھوڑو۔ پڑھو۔ کاٹو۔ مارو۔ سُناؤ۔ جلاؤ۔ بھاگو۔ پالو۔

۲۔ پانچ جُملے بناؤ۔ جِن میں فِعلِ امر آئے۔

(۶) فعلِ نہی

(۱) تُو آٹا نہ پِیس ۔
(۲) تُو گوند دانی مت لا ۔
(۳) تُم قُفل نہ لگاؤ ۔
(۴) تُم گھنٹہ مت بجاؤ ۔

دیکھو ۔ نہ پِیس ۔ مت لا ۔ نہ لگاؤ ۔ مت بجاؤ میں منع کرنے کا حُکم دِیا گیا ہے ۔ منع کرنے کو نہی کہتے ہیں ۔

تعرِیف ۔ فِعل نہی وُہ ہے ۔ جِس میں کِسی کام کے نہ کرنے کا حُکم پایا جائے ۔

مشق

۱ ۔ اپنے جُملوں میں مُندرجۂ ذیل کو برتو :۔
نہ جا ۔ مت کھیل ۔ نہ پہن ۔ نہ سو ۔ مت سُناؤ ۔ مت پڑھو ۔ نہ کاٹو ۔ نہ پالو ۔

۲ ۔ پانچ جُملے بناؤ ۔ جن میں فِعلِ نہی آئے ۔

صیغہ اور گردان

تُم جانتے ہو کہ مصدر سے کئی قِسم کے فِعل نِکلتے ہیں۔ مصدر سے نِکل کر فِعل کی جو صُورت ہوتی ہے۔ اُسے صیغہ بولتے ہیں۔ مثالیں دیکھو:۔

(۱) 'وُہ چلا'۔ فِعل 'چلا' واحد غائب مُذکّر کا صیغہ ہے۔ کیونکہ 'چلا' کا فاعل 'وُہ' واحد غائب اور مُذکّر ہے۔

(۲) 'وُہ چلی'۔ 'چلی' واحد غائب مُؤنّث کا صیغہ ہے۔ کیونکہ 'چلی' کا فاعل 'وُہ' واحد غائب اور مُؤنّث ہے۔

(۳) 'تُم چلتی ہو'۔ یہاں فِعل کا صیغہ جمع حاضر مُؤنّث کا ہے۔ کیونکہ 'تُم' جمع حاضر اور مُؤنّث ہے۔

(۴) 'ہم چلتے ہیں'۔ یہاں فِعل کا صیغہ جمع مُتکلّم مُذکّر کا ہے۔ کیونکہ ہم جمع مُتکلّم اور مُذکّر ہے۔

کُل صِیغے بارہ ہوتے ہیں - چھ مُذکّر کے اور چھ مُؤنّث کے +

	مُذکّر کے صِیغے	مُؤنّث کے صِیغے
واحِد غائِب	وُہ چلا	وُہ چلی
جمع غائِب	وُہ چلے	وُہ چلیں
واحِد حاضِر	تُو چلا	تُو چلی
جمع حاضِر	تُم چلے	تُم چلیں
واحِد مُتکلِّم	مَیں چلا	مَیں چلی
جمع مُتکلِّم	ہم چلے	ہم چلیں

کِسی فِعل کے تمام صِیغوں کو ترتیب وار بیان کرنے کا نام گردان ہے +

فعلِ ماضی

بنانے کا قاعدہ۔ مصدر کی علامت نا دُور کرنے کے بعد اگر ا یا و رہے۔ تو یا لگاؤ۔ ورنہ ا ✣

مثلاً گانا مصدر ہے نا دُور کیا۔ تو گا باقی رہا۔ گا کے اخیر میں ا ہے۔ اس لئے یا زیادہ کیا۔ پس گایا ماضی بن گیا ✣

اسی طرح رونا کا ماضی رویا ہُؤا ✣

اب مصدر 'چلنا' لو۔ نا دُور کیا۔ چل باقی رہا۔ چُونکہ اخیر میں ا یا و نہیں ہے۔ اس لئے ا زیادہ کیا۔ پس چلا ماضی بنا ✣

نوٹ۔ بعض ماضی بے قاعدہ ہیں۔ مثلاً

جانا سے گیا ✣

ہونا سے ہُؤا ✣

کرنا سے کیا ✣

گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وُہ چلا	وُہ چلے	تو چلا	تم چلے	مَیں چلا	ہم چلے
مؤنث	وُہ چلی	وُہ چلیں	تو چلی	تم چلیں	مَیں چلی	ہم چلیں
مذکر	اُس نے کھایا	اُنھوں نے کھایا	تو نے کھایا	تم نے کھایا	مَیں نے کھایا	ہم نے کھایا
مؤنث	〃	〃	〃	〃	〃	〃

مشق

۱ - اِن مصدروں کے ماضی بناؤ :-

نہانا - پانا - لانا - بونا - سونا دھونا - کٹنا -
اُگنا - رہنا - بسنا - مانگنا - پوچھنا - سمجھنا -
جاننا - لکھنا - بلانا - کانپنا - دیکھنا +

۲- سونا سے ماضی بنا کر مذکّر کے چھئوں صیغے بناؤ ۔

۳- پڑھنا سے ماضی بنا کر مؤنّث کے چھئوں صیغے بتاؤ ۔

۴- اِن جُملوں میں فِعلوں کو دُرُست کرو :-

(۱) احمد دَوڑے ۔

(۲) زیبُ النّسا چلا ۔

(۳) تُم دَوڑا ۔

(۴) مَیں دَوڑے ۔

(۵) محمُود آئی ۔

(۶) شگُفتہ جاگا ۔

(۷) زاہد نے خط لکھی ۔

(۸) ماں نے روٹی کھایا ۔

(۹) پیٹ میں درد اُٹھی ۔

(۱۰) مرض بڑھ گئی ۔

فعلِ حال

بنانے کا قاعدہ - مصدر کی علامت نا کو دُور کرکے تا ہے لگا دو - باقی صیغے نیچے کی گردان میں دیکھو :-

گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد مُتکلّم	جمع مُتکلّم
مُذکّر	وُہ پڑھتا ہے	وُہ پڑھتے ہیں	تُو پڑھتا ہے	تُم پڑھتے ہو	مَیں پڑھتا ہُوں	ہم پڑھتے ہیں
مؤنّث	وُہ پڑھتی ہے	وُہ پڑھتی ہیں	تُو پڑھتی ہے	تُم پڑھتی ہو	مَیں پڑھتی ہُوں	ہم پڑھتی ہیں

مشق

۱ - اِن مصدروں کے فعلِ حال بنا کر مذکّر اور مؤنّث کے چھ چھ صیغے بناؤ :-

بولنا - مارنا - کرنا - کھانا - پینا - ہونا - سمجھنا - پانا - لینا - سونا - مانگنا - کہنا ۔

۲ - اِن جُملوں میں فعلوں کو دُرُست کرو :-

(۱) مُحمّد علی لکھتی ہے ۔

(۲) محمُودہ سوتا ہے ۔

(۳) مَیں پالتا ہے ۔

(۴) تُو آتا ہو ۔

(۵) ہم کام کرتا ہے ۔

(۶) تُم کہاں جاتا ہے ۔

(۷) گاڑی آتا ہے ۔

(۸) چِڑیا بھاگتا ہے ۔

(۹) درزی کُرتی سیتی ہے ۔

(۱۰) مالن سیب بیچتا ہے ۔

فعلِ مُضارِع

بنانے کا قاعدہ۔ مصدر کی علامت نا دُور کرکے آخر حرف کو دیکھو۔ اگر الف یا واؤ یا یائے مجہُول ہو۔ تو ئے لگاؤ۔ ورنہ ے۔ مثلاً کھائے۔ بوئے۔ رسئے۔ رلے +

گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد مُتکلّم	جمع مُتکلم
مُذکّر	وُہ کھائے	وُہ کھائیں	تو کھائے	تُم کھاؤ	مَیں کھاؤں	ہم کھائیں
مُؤنّث	"	"	"	"	"	"

مشق

اِن مصدروں کے مُضارِع بنا کر مُذکّر اور مُؤنّث کے تمام صیغے بناؤ :۔

پڑھنا ۔ کُودنا ۔ جانا ۔ کہنا ۔ دینا ۔ مارنا ۔ چلنا۔ سُوکھنا ۔ ٹپکنا ۔ دلنا ۔ بونا ۔ چھوڑنا +

فعلِ مُستقبل

بنانے کا قاعدہ - پہلے مصدر سے مُضارِع بناؤ - پھر مُضارِع کے آخر میں گا لگا دو - باقی صیغے نیچے گردان میں لکھے ہیں +

گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد مُتکلّم	جمع مُتکلّم
مُذکّر	وُہ کھائیگا	وُہ کھائینگے	تُو کھائیگا	تُم کھاؤگے	میں کھاؤنگا	ہم کھائینگے
مُؤنّث	وُہ کھائیگی	وُہ کھائینگی	تُو کھائیگی	تُم کھاؤگی	میں کھاؤنگی	ہم کھائینگی

مشق

ا - اِن مصدروں کے فِعلِ مُستقبل بنا کر مُذکّر

اور مؤنث کے چھ چھ صیغے بناؤ :۔
آنا ۔ جانا ۔ سونا ۔ چلنا ۔ کھینچنا ۔ پیٹنا ۔ پھاڑنا ۔ سونگھنا ۔ دوڑنا ۔ چڑھنا ۔ پکڑنا ۔ ٹہلنا ۔ اُٹھنا ۔ شروع کرنا ۔ شرمندہ ہونا ۔ اقرار کرنا ۔ بُنیاد ڈالنا ۔

۲ ۔ ان جملوں میں فعلوں کو دُرست کرو :۔
(۱) گھوڑا دَوڑے گی ۔
(۲) گائے چریگا ۔
(۳) ہم آئے گا ۔
(۴) تُم جائیگا ۔
(۵) تُم کیا لکھینگا ؟
(۶) ہم کچھ نہیں کہیگا ۔
(۷) مَیں یہ کام نہیں کرینگی ۔
(۸) کیا تُم وہاں ٹھیریں گے ؟
(۹) کیا آج تُم دن بھر دفتر میں رہے گا ؟
(۱۰) چھت ٹپکے گا ۔ دیوار گِر پڑے گا ۔
(۱۱) جیسا بوؤ گے ویسا کاٹے گا ۔
(۱۲) جیسا کرے گا ویسا بھرو گے ۔

فعلِ امر

بنانے کا قاعدہ - مصدر کی علامت "نا" دُور کرنے سے امرِ واحد حاضر کا صیغہ بن جاتا ہے - جیسے کرنا سے کر - اور صیغۂ واحد حاضر پر واوِ مجہول زیادہ کرنے سے صیغۂ جمع حاضر بن جاتا ہے - جیسے کرو +

امر کے باقی صیغے مضارع کے صیغے ہوتے ہیں - ان کو امرِ غائب کہتے ہیں +

گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر
مُذکر	وُہ چلے	وُہ چلیں	تُو چل	تُم چلو
مُؤنث	"	"	"	"

مشق

ا- اِن مصدروں کے فعلِ امر بنا کر چھٹوں صیغے بناؤ :-

آنا - جانا - لکھنا - اُٹھنا - دَوڑنا - چڑھنا - ڈالنا - مارنا - دینا - بھاگنا ۔

۲- اِن جُملوں میں فعلوں کو دُرُست کرو :-

(۱) تُم فوراً جا ۔

(۲) تُم خط لکھ ۔

(۳) تُو کتاب لاؤ ۔

(۴) تُم اُس سے کہ - کہ وُہ آ ۔

(۵) چپراسی! تُم طلبا کو اطّلاع دے کہ وُہ سب کل صُبح کو دس بجے مدرسے آئے ۔

فعلِ نہی

بنانے کا قاعدہ - امر کے صیغوں کے شروع میں 'مت' یا 'نہ' زیادہ کرنے سے فعلِ نہی کے صیغے بن جاتے ہیں ۔

جیسے مت سو - مت سوؤ - نہ سو - نہ سوؤ ۔

نہی مستقبل مصدر پر مت یا نہ زیادہ کرنے سے بنتا ہے - مثلاً مت سونا - نہ سونا - مت جانا - نہ جانا ۔

گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر
مذکر	وہ نہ چلے	وہ نہ چلیں	تو نہ چل	تم نہ چلو
مؤنث	"	"	"	"

مشق

۱- ان مصدروں کے فعلِ نہی بنا کر واحد حاضر و جمع حاضر کے صیغے بناؤ :-

کھانا - لکھنا - اُچھلنا - بولنا - دینا ٭

۲- ان مصدروں کے نہی مستقبل کے صیغے بناؤ :-

کہنا - پڑھنا - کھونا - ملنا - دلنا ٭

۳- ان جملوں میں فعلوں کو درست کرو :-

(۱) تو خط نہ لکھو ٭

(۲) تم گیہوں نہ بو ٭

(۳) تم نہ مکھی کو مارو ٭

(۴) تم ہرگز وہاں نہ جا ٭

(۵) بے سوچے کوئی نہ کام کرو ٭

(۶) لوہے کو نہ زیادہ گرم کرو ٭

مُتفرِّق سوالات

۱- جُملہ کِسے کہتے ہیں؟ جُملے کے دو بڑے اجزا کون کون سے ہوتے ہیں؟ مثال دے کر سمجھاؤ۔

۲- مُسند اِلیہ اور مُسند کی تعریف کرو۔

۳- کلِمے کی تعریف کرو۔ بتاؤ۔ کلِمے اور مُہمل میں کیا فرق ہے؟

۴- اِسم کی تعریف کرو۔ اِسم معرفہ اور اِسم نکرہ میں کیا فرق ہے؟

۵- فِعل کِسے کہتے ہیں۔ مُندرجہ ذَیل فِعلوں کو اپنے جُملوں میں برتو:-

کھیلتی ہے۔ جائیگا۔ چڑھتے ہیں۔ شُروع کیا۔

۶- صِفت اور موصُوف کی تعرِیف کرو۔ مُندرجہ ذَیل صِفتوں کو اپنے جُملوں میں اِستعمال کرو:-

بہادُر۔ ہرا۔ لکھنوی۔ پانسو۔ آٹھواں۔

۷- مُتعلِّق فِعل کِسے کہتے ہیں؟ کوئی سے تین جُملے بناؤ۔ جن میں مُتعلِّق فِعل آجائیں۔

۸ - ضمیر کی تعریف کرو - مندرجہ ذیل جملوں میں ضمیریں چُنو :-

"تم میرا کہا نہیں مانتے - اِس لئے میں تمہیں موقوف کرتا ہوں" +

۹ - مُتکلّم کے معنی بتاؤ - مُتکلّم کی ضمیریں کون کونسی ہیں ؟

۱۰ - مُخاطب کے معنی بتاؤ - مُخاطب کی ضمیریں کون کونسی ہیں ؟

۱۱ - غائب کے معنی بتاؤ - غائب کی ضمیریں کون کونسی ہیں ؟

۱۲ - حرف کی تعریف کرو - جُملے بناؤ - جن میں یہ حرف آجائیں :-

نے - سے - تک +

۱۳ - واحد اور جمع کے معنی بتاؤ +

۱۴ - بتاؤ - کونسے اِسم مُذکّر ہیں - اور کون سے مؤنّث :-

مُرغی - بھاوج - گنجڑا - تیلن - سانپ - مالا - گھٹا +

۱۵ - مُندرجہ ذیل مُذکّروں کے مُقابل میں مؤنّث بتاؤ :-

بندر - کُتّا - بھائی - کمہار - ڈوم - بندہ - نائی +

۱۶ - فاعل کسے کہتے ہیں ؟ اپنے جملوں میں مندرجۂ ذیل اسموں کو فاعل کے طور پر استعمال کرو:-
درخت - والد صاحب - چارپائی - لٹو - خط +
۱۷ - فعل غائب - فعل مخاطب اور فعل متکلم کسے کہتے ہیں ؟
۱۸ - فعل معروف اور فعل مجہول میں کیا فرق ہے - مثالیں دے کر سمجھاؤ +
۱۹ - تین زمانے کون سے ہیں - مفصل بیان کرو +
۲۰ - ماضی - حال اور مستقبل کے معنی بتاؤ +
۲۱ - مصدر کی کیا نشانی ہے - کوئی سے چار مصدر بتاؤ +
۲۲ - تین لفظ ایسے بتاؤ کہ اُن کے آخر میں 'نا' تو ہو - مگر مصدر نہ ہوں +
۲۳ - مصدر اور فعل میں کیا فرق ہے +
۲۴ - فعل کی چھ قسمیں کونسی ہیں - اُن کی تعریف کرو +
۲۵ - فعل امر کسے کہتے ہیں - مصدر سے کس طرح بنتا ہے ؟
۲۶ - فعل نہی کی تعریف کرو - بتاؤ - فعل امر

سے فعلِ نہی کس طرح بنتا ہے ؟

۲۷۔ فعلِ حال کی تعریف کرو اور مصدر اُترنا سے فعلِ حال کے چھتوں صیغے بناؤ ۔

۲۸۔ مصدر دہنا سے فعلِ مستقبل کے چھتوں صیغے بناؤ :-

۲۹۔ نہی مستقبل کس طرح بنتا ہے۔ تین مثالیں دو ۔

۳۰۔ مندرجہ ذیل جملوں کو درست کرو :-

(۱) طوطا بولتی ہے ۔

(۲) کالا ٹوپی کس کی ہے ؟

(۳) وہ بوڑھی سپاہی ہے ۔

(۴) کیوں جناب ! آپ کہاں جاتا ہے ؟

(۵) جارج پنجم ہمارے بادشاہ ہے ۔

(۶) مجھے سولھواں سال ہے ۔

(۷) میری کتاب پھٹ گیا ۔

(۸) ہمارا گاڑی کہاں گیا ؟

(۹) میں نے دہلی جانا ہے ۔

(۱۰) حضور گورنر صاحب بہادر شملے تشریف لے گیا ہے ۔

اُردُو گرامر

حصّہٗ دُوم

پانچویں جماعت کے واسطے

مُسند کے لحاظ سے جُملے کی قسمیں

(۱) جُملۂ اِسمیّہ - (۲) جُملۂ فِعلیّہ

(۱) جُملۂ اِسمیّہ

(۱) خلیل طبیب ہے ؞
(۲) پارس دانا ہے ؞
(۳) پاربتی کُند ذہن ہے ؞
(۴) مَیں پیاسا ہُوں ؞

دیکھو - اِن چاروں جُملوں میں مُسند اِسم ہے - اِس لئے اِن سب جُملوں کو اِسمیّہ کہتے ہیں - اِس قسم کے جُملے کے مُسند اِلیہ کو مُبتدا کہتے ہیں - کیونکہ جُملہ اِس سے شروع ہوتا ہے - اور مُسند کو خبر کہتے ہیں - کیونکہ یہ مُبتدا کی نسبت خبر دیتا ہے - پس پہلی مثال میں :-

خلیل مُبتدا ہے اور طبیب خبر۔
اسی طرح مثال (۲) میں
پارس مُبتدا ہے اور دانا خبر۔
مثال (۳) میں
پاربتی مُبتدا ہے اور کُند ذہن خبر۔
مثال (۴) میں
مَیں مُبتدا ہے اور پیاسا خبر۔
اب ذرا غور سے دیکھو کہ اگر ہم صرف
یہ کہیں کہ
خلیل ہے
تو بات پُوری نہیں ہوتی کہ خلیل کیا ہے۔
بزاز ہے یا حلوائی۔ تندرُست ہے یا بیمار۔
لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ
خلیل طبیب ہے
تو بات پُوری سمجھ میں آ جاتی ہے۔
مطلب یہ ہے کہ جب تک فعل "ہے"
کے ساتھ ایک اور اِسم نہ لگایا جائے۔ اُس
وقت تک یہ مُبتدا کے ساتھ مِل کر پُورے
معنی نہیں دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ "ہے" کو

فِعلِ ناقِص کہتے ہیں ❖

اِسی طرح تھا - تھے - تھی - ہیں - ہو - ہُوں - ہُوا سب فِعلِ ناقِص ہیں ❖

تعرِیف - جس جُملے میں مُسنَد اِلَیہ اور مُسنَد دونو اِسم ہوں - اُسے جُملۂ اِسمِیہ کہتے ہیں ❖

(۲) جُملۂ فِعلِیّہ

(۱) سِپاہی جاگتا ہے ❖

(۲) آندھی آ گئی ❖

(۳) ماں بچّے کو پالتی ہے ❖

(۴) گھوڑا دانہ کھا چُکا ❖

دیکھو - ان سب جُملوں میں مُسنَد فِعل ہے - اِس لئے اِن سب جُملوں کو فِعلِیّہ کہتے ہیں ❖

تعرِیف - جس جُملے میں مُسنَد اِلَیہ اِسم اور مُسنَد فِعل ہو - اُسے جُملۂ فِعلِیّہ کہتے ہیں ❖

مشق

۱ - بتاؤ - مُندرجۂ ذیل جُملوں میں کون سے جُملے اِسمیّہ ہیں - اور کون سے فعلیّہ اور کیوں ؟

(۱) بلونت سنگھ ہوشیار ہے ۔

(۲) مَیں نے نئی گھڑی خریدی ۔

(۳) وُہ بڑا قارغ ہے ۔

(۴) شیرِ ببر افریقہ میں بہت مِلتا ہے ۔

(۵) بھائی صاحب مُلتان گئے ہیں ۔

(۶) بادشاہ خفا ہو گیا ۔

(۷) خُدا بڑا رحیم ہے ۔

(۸) بھیڑیے نے بکری کو پکڑ لیا ۔

(۹) اُس نے یہ بھید وزیر کو بتا دیا ۔

(۱۰) افلاس محنتی شخص کے گھر میں نہیں گھُس سکتا ۔

۲ - پانچ اِسمیّہ جُملے بناؤ - جن میں یہ فعلِ ناقص آ جائیں :-

ہے - تھا - ہوں - ہُوا - ہو گیا ۔

۳ - کوئی سے پانچ فعلیّہ جُملے بناؤ ۔

مضمون کے لحاظ سے جملے کی قسمیں

(۱) جُملۂ خبریّہ - (۲) جُملۂ اِنشائیّہ

(۱) جُملۂ خبریّہ

(۱) والد صاحب پشاور سے آ گئے ہیں +
(۲) آج ایک جہاز ڈُوب گیا +

دیکھو - اِن دونو جُملوں میں ایک قسم کی خبر پائی جاتی ہے +

تعریف - جس جُملے میں کوئی خبر پائی جائے اُسے جُملۂ خبریّہ کہتے ہیں +

(۲) جُملۂ اِنشائیّہ

(۱) ماں باپ کا کہا مانو +
(۲) شور نہ کرو +
(۳) تم مدرسے کیوں نہیں گئے +

(۴) ہائے وُہ اِمتحان میں فیل ہو گیا!
(۵) واہ وا کیسا چاند سا مُکھڑا نکل آیا!
(۶) ہیں! تُم نے یہ کیا کِیا؟
(۷) کاش! وُہ میرا کہا مانتا ۔

دیکھو ۔ پہلے جُملے میں امر یعنی حُکم کے معنی پائے جاتے ہیں ۔

دُوسرے جُملے میں نہی یعنی مُمانعت کے معنی پائے جاتے ہیں ۔

تیسرے جُملے میں اِستفہام یعنی سوال کے معنی پائے جاتے ہیں ۔

چَوتھے جُملے میں تاسُّف یعنی افسوس کے معنی پائے جاتے ہیں ۔

پانچویں جُملے میں اِنبساط یعنی خُوشی کے معنی پائے جاتے ہیں ۔

چھٹے جُملے میں تنبیہ یعنی آگاہی کے معنی پائے جاتے ہیں ۔

ساتویں جُملے میں تمنّا یعنی خواہش کے معنی پائے جاتے ہیں ۔

جس جُملے میں امر یا نہی یا اِستفہام یا

تاسُّف یا اِنبساط یا تشبیہ یا تمنّا کے معنی پائے جائیں - اُسے جُملۂ اِنشائیہ کہتے ہیں ٭

مشق

۱ - بتاؤ - کون سے جُملے خبریہ ہیں اور کون سے اِنشائیہ اور کیوں ؟ :-

(۱) تُم حِصار سے کب واپس آؤ گے ؟

(۲) آج آپ نے کھانا کیوں نہیں کھایا ؟

(۳) لڑکو ! اپنا سبق جی لگا کر یاد کرو ٭

(۴) ماسٹر صاحِب اِمتحان لے رہے ہیں ٭

(۵) مُجھے آج سخت زُکام ہے ٭

(۶) سب کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ ٭

(۷) کیسا لذیذ آم ہے ٭

(۸) خبردار ! ہمارے گھر میں قدم نہ رکھنا ٭

(۹) حمید بیمار ہے - پروردِگار جلد شِفا دے ٭

(۱۰) ہمارا اِمتحان اپریل میں ہوگا ٭

۲ - پانچ خبریہ جُملے بناؤ ٭

۳ - پانچ اِنشائیہ جُملے بناؤ ٭

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں

(۱) مصدر (۲) مشتق (۳) جامد

(۱) سینا - پکانا - بیٹھنا - کھانا ۔

(۲) سینے والا - پکانے والا - بیٹھا ہوا - کھاتے کھاتے ۔

(۳) چاقو - تلوار - اینٹ - لوٹا ۔

دیکھو - نمبر ۱ کے سارے لفظ ایسے ہیں کہ وہ کسی اور لفظ سے نہیں بنے - مگر ان سے اور لفظ بن سکتے ہیں - ان کو مصدر کہتے ہیں ۔

(مصدر کے معنی ہیں نکلنے کی جگہ - یعنی ایسے الفاظ جن سے اور الفاظ نکل سکیں) ۔

نمبر ۲ کے سارے لفظ اُن مصدروں سے

بنے ہیں - جو نمبر ۱ میں درج ہیں - اِن کو **مُشتق** کہتے ہیں ؎

مُشتق کے معنی ہیں نکلا ہُوا ؎

نمبر ۲ میں جو لفظ درج ہیں - وُہ نہ کسی لفظ سے بنے ہیں - اَور نہ اُن سے کوئی لفظ بن سکتا ہے - اَیسے لفظوں کو **جامِد** کہتے ہیں ؎

نوٹ - جامِد کے معنی ہیں جمنے والا - پگھلی ہُوئی چیز نئی شکل اختیار کر سکتی ہے - مگر جمی ہُوئی چیز شکل نہیں بدل سکتی - یہی حال اسم جامِد کا ہے - اُس کی شکل بدل کر نیا لفظ نہیں بن سکتا ؎

مصدر وُہ اسم ہے - جو کسی اَور لفظ سے نہ بنے - مگر اُس سے اَور لفظ بن سکیں جیسے کھانا ؎

مُشتق وُہ اسم ہے - جو مصدر سے بنے - جیسے کھانے والا - کھایا ہُوا ؎

جامِد وُہ اسم ہے جو نہ کسی لفظ سے بنے - اَور نہ اُس سے کوئی لفظ بنے - مثلاً لوٹا ؎

فاعل اور مفعول

(۱) بلّی چوہے کو پکڑتی ہے +

(۲) موہن کُتّے کو مارتا ہے +

(۳) بھاپ انجن کو چلاتی ہے +

(۴) بیوی روٹی پکاتی ہے +

غور سے دیکھو۔ پہلی مثال میں پکڑنے کا اثر چوہے پر پڑتا ہے۔ اور جس پر کوئی کام واقع ہوتا ہے۔ اُسے مفعول کہتے ہیں۔ پس

پہلی مثال میں 'بلّی' فاعل ہے۔ اور 'چوہا' مفعول ہے +

دوسری مثال میں 'موہن' فاعل ہے۔ کیونکہ وہ مارنے والا ہے۔ اور 'کُتّا' مفعول ہے۔ کیونکہ اُس پر مار پڑتی ہے +

تیسری مثال میں 'بھاپ' فاعل ہے۔ کیونکہ وہ چلانے والی ہے۔ اور 'انجن' مفعول ہے۔ کیونکہ چلانے کا جو فعل ہے۔ وہ انجن پر واقع ہوتا ہے +

چوتھی مثال میں 'بیوی' فاعل ہے۔ کیونکہ

وہ پکانے والی ہے۔ اور روٹی مفعول ہے۔ کیونکہ پکانے کا فعل روٹی پر واقع ہوتا ہے۔

مشق

۱۔ مندرجۂ ذیل جملوں میں مفعول بتاؤ:-

(۱) ہرنام روٹی کھاتا ہے۔

(۲) جگموہن سبق پڑھتا ہے۔

(۳) اُس نے سلیٹ توڑ ڈالی۔

(۴) رشید خط لکھ رہا ہے۔

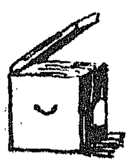
(۵) جانکی نے کھلونے خریدے۔

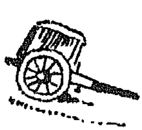
۲۔ پانچ جملے بناؤ۔ جن کے مفعول یہ ہوں:-

کام۔ دولت۔ دوات۔ سلیٹ۔ پیسہ۔

۳۔ اپنے پانچ جملوں میں اِن کو مفعول بناؤ:-









فِعلِ لازِم و فِعلِ مُتعدّی

(ا) فِعلِ لازِم

(۱) لیمپ جلتا ہے ۔

(۲) لڑکا سوتا ہے ۔

(۳) خرگوش دوڑتا ہے ۔

(۴) بھاپ اُٹھ رہی ہے ۔

دیکھو اُوپر کی ہر ایک مثال میں جو فعل ہے ۔ وُہ اپنے فاعل پر ختم ہو جاتا ہے ۔ اس کا اثر کسی مفعُول پر نہیں پڑتا ۔ یعنی اُسے مفعُول کی ضرُورت نہیں ۔ پہلی مثال میں 'جلتا ہے' فعل ہے اور 'لیمپ' فاعل ہے ۔ فعل اور فاعل مل کر بات پُوری ہو جاتی ہے ۔ یہی حال باقی مثالوں کے فعلوں کا ہے ۔ وُہ مفعُول کو نہیں چاہتے ۔ ایسے فعلوں کو لازِم کہتے ہیں ۔

تعرِیف ۔ فعلِ لازِم وُہ فعل ہے ۔ جو صرف فاعل کو چاہے ۔

نوٹ - جس مصدر سے فعل لازم نکلتا ہے۔
اُسے مصدرِ لازم کہتے ہیں +

(ب) فعلِ مُتعدّی

(۱) کُتّا خرگوش کو پکڑتا ہے +
(۲) بلّی نے چُوہے کو مارا +
(۳) سعیدہ کتاب پڑھتی ہے +
(۴) خادمہ روٹی پکاتی ہے +

دیکھو - اُوپر کی ہر ایک مثال میں فعل فاعل پر ختم نہیں ہوتا - بلکہ مفعُول کو بھی چاہتا ہے - پہلی مثال میں 'پکڑتا ہے' فعل ہے - اور 'کُتّا' فاعل ہے - اگر صرف یہ کہیں کہ کُتّا پکڑتا ہے - تو بات پُوری نہیں ہوتی - کیونکہ دریافت کرنا پڑتا ہے کہ کس چیز کو پکڑتا ہے - لیکن جب کہتے ہیں کہ کُتّا خرگوش کو پکڑتا ہے - تو بات پُوری ہو جاتی ہے + یہی حال باقی مثالوں کے فعلوں کا ہے - وُہ سب مفعُول کو چاہتے ہیں - ایسے فعلوں کو فعلِ مُتعدّی کہتے ہیں +

تعریف - فعلِ مُتعدّی وُہ فعل ہے - جو فاعل

اور مفعول دونو کو چاہے +

نوٹ - جس مصدر سے فعل متعدی نکلتا ہے
اُسے مصدرِ متعدی کہتے ہیں +

مشق

۱ - ذیل کے جملوں میں بتاؤ - کونسے فعل لازم ہیں
اور کونسے متعدی اور کیوں ؟ :-

(۱) بچہ لڈو کھاتا ہے + (۲) لڑکا نہاتا ہے +
(۳) دھوبی کپڑے دھوتا ہے +
(۴) مچھلیاں تیر رہی ہیں + (۵) بھلی جا رہی ہے +
(۶) نورالدین نے بلی پال رکھی ہے +
(۷) سیتا رام تصویر بناتا ہے +
(۸) میری پنسل گم ہوگئی + (۹) مالی پودا لگا رہا ہے +
(۱۰) میں گیند پسند کرتا ہوں +

۲ - ان فعلوں کے ساتھ مناسب فاعل لگاؤ :-
سوتا ہے - اُگتا ہے - ہنستا ہے - جلتا ہے - پھیلتی
ہے - روتی ہے +

۳ - اِن فعلوں کے ساتھ مناسب فاعل اور مفعول لگاؤ :-
کھاتا ہے - ستاتا ہے - مارتی ہے - ڈراتی ہے -
پالتا ہے - لکھتا ہے +

فعلِ مجہول

تُم پہلے پڑھ چکے ہو کہ فعلِ مجہول کا فاعل معلوم نہیں ہوتا - اور فاعل کی جگہ مفعول لے لیتا ہے - اس لئے ظاہر ہے کہ فعلِ مجہول صرف متعدّی فعل کا بن سکتا ہے فعلِ لازم کا فعلِ مجہول نہیں بن سکتا ﴿

فعلِ مجہول بنانے کا قاعدہ - جس مصدر مُتعدّی کو مجہول بنانا ہو - اُس کے ماضی کے آخر میں مصدر "جانا" کا وُہی فعل بنا کر بڑھا دو - جو تُم بنانا چاہتے ہو - مثلاً پالنا مصدر مُتعدّی ہے - اس کا ماضی پالا ہُوا - پس

(۱) "پالا گیا" فعلِ ماضی مجہول ہے ﴿

(۲) "پالا جاتا ہے" فعلِ حال مجہول ہے ﴿

(۳) "پالا جائیگا" فعلِ مُستقبل مجہول ہے ﴿

(۴) "پالا جائے" فعلِ مُضارع مجہول ہے ﴿

(۵) "پالا جا" فعلِ امر مجہول ہے ﴿

(۶) "نہ پالا جا" فعلِ نہی مجہول ہے ﴿

اب ہم فعلِ مجہُول کی گردان مُفصّل لکھتے ہیں :-

(۱) فِعلِ ماضی مجہُول

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد مُتکلِّم	جمع مُتکلِّم
مذکر	وُہ پالا گیا	وُہ پالے گئے	تُو پالا گیا	تُم پالے گئے	مَیں پالا گیا	ہم پالے گئے
مؤنث	وُہ پالی گئی	وُہ پالی گئیں	تُو پالی گئی	تُم پالی گئیں	مَیں پالی گئی	ہم پالی گئیں

(۲) فِعلِ حال مجہُول

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد مُتکلِّم	جمع مُتکلِّم
مذکر	وُہ پالا جاتا ہَے	وُہ پالے جاتے ہیں	تُو پالا جاتا ہَے	تُم پالے جاتے ہو	مَیں پالا جاتا ہُوں	ہم پالے جاتے ہیں
مؤنث	وُہ پالی جاتی ہَے	وُہ پالی جاتی ہیں	تُو پالی جاتی ہَے	تُم پالی جاتی ہو	مَیں پالی جاتی ہُوں	ہم پالی جاتی ہیں

(۳) فعلِ مُضارِع مجہُول

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد مُتکلِم	جمع مُتکلِم
مذکر	وُہ پالا جائے	وُہ پالے جائیں	تُو پالا جائے	تُم پالے جاؤ	مَیں پالا جاؤں	ہم پالے جائیں
مؤنث	وُہ پالی جائے	وُہ پالی جائیں	تُو پالی جائے	تُم پالی جاؤ	مَیں پالی جاؤں	ہم پالی جائیں

(۴) فعلِ مُستقبِل مجہُول

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد مُتکلِم	جمع مُتکلِم
مذکر	وُہ پالا جائیگا	وُہ پالے جائینگے	تُو پالا جائیگا	تُم پالے جاؤ گے	مَیں پالا جاؤں گا	ہم پالے جائینگے
مؤنث	وُہ پالی جائیگی	وُہ پالی جائینگی	تُو پالی جائیگی	تُم پالی جاؤگی	مَیں پالی جاؤنگی	ہم پالی جائینگی

(۵) فعلِ امر مجہول

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر
مذکر	وُہ پالا جائے	وُہ پالے جائیں	تُو پالا جائے	تُم پالے جاؤ
مؤنث	وُہ پالی جائے	وُہ پالی جائیں	تُو پالی جائے	تُم پالی جاؤ

(۶) فعلِ نہی مجہول

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر
مذکر	وُہ نہ پالا جائے	وُہ نہ پالے جائیں	تُو نہ پالا جائے	تُم نہ پالے جاؤ
مؤنث	وُہ نہ پالی جائے	وُہ نہ پالی جائیں	تُو نہ پالی جائے	تُم نہ پالی جاؤ

مشق

۱۔ مصدر بُلانا سے فعلِ حال مجہول کی گردان کرو۔

۲۔ مصدر پکڑنا سے فعلِ ماضی مجہول کی گردان کرو۔

۳۔ مصدر دیکھنا سے فعلِ امر مجہول کی گردان کرو۔

۴۔ مصدر ڈرانا سے فعلِ مستقبل مجہول کی گردان کرو۔

۵۔ مندرجۂ ذیل کیا صیغے ہیں؟:۔

مارے جاؤ۔ ڈرائی جاؤں گی۔ نہ پکڑی جا۔ پالی جاؤ گی۔ نہ پالی جا۔ نہ پالی جاؤ۔

اِسْمِ مَعْرِفہ کی قِسْمیں

(۱) عَلَم (۲) ضمِیر (۳) اِسْمِ اِشارہ (۴) اِسْمِ مَوصُول

(۱) عَلَم

(۱) فضلُ الدّین (۲) ہِندوستان
(۳) چناب (۴) مُلتان

دیکھو :-

فضلُ الدّین ایک خاص آدمی کا نام ہَے۔
ہِندوستان ایک خاص مُلک کا نام ہَے۔
چناب ایک خاص دریا کا نام ہَے۔
مُلتان ایک خاص شہر کا نام ہَے۔
عَلَم وُہ ہَے۔ جو ایک خاص شخص یا چیز کا نام ہو۔

(۲) ضمیر

میرا نام حسن ہے۔ میں مصر کا رہنے والا ہوں۔ ہمارے گھر کے سامنے دریائے نیل بہتا ہے۔ میں اکثر اُس کے کنارے کھیلتا ہوں۔ میرے پاس ایک بھینسا ہے۔ اُس پر میں کبھی کبھی چڑھتا ہوں۔

دیکھو۔ اس عبارت میں لفظ میں حسن کی جگہ اور پہلا لفظ اُس دریائے نیل کی جگہ اور دوسرا لفظ اُس بھینسے کی جگہ استعمال کیا گیا ہے۔ چونکہ حسن اور نیل معرفے ہیں۔ اور بھینسا بھی وہ خاص بھینسا ہے۔ جو حسن کے پاس ہے۔ اس لئے حسن اور نیل اور بھینسے کی بجائے جو ضمیریں برتی گئی ہیں۔ وہ بھی معرفے کا حکم رکھتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسم ضمیر کو معرفہ کی ایک قسم قرار دیا گیا ہے۔

(۳) اِسمِ اِشارہ

(۱) یہ گھڑی میری ہے ۔

(۲) وُہ گھڑی میری نہیں ۔

دیکھو :-

جب گھڑی پاس ہوتی ہے ۔ تو ہم ہاتھ یا آنکھ سے اِشارہ کرکے کہتے ہیں ' یہ گھڑی '۔ جب گھڑی دُور ہوتی ہے ۔ تو ہم ہاتھ یا آنکھ سے اِشارہ کرکے کہتے ہیں ۔ ' وُہ گھڑی ' ۔

پاس کو قریب اور دُور کو بعید کہتے ہیں ۔ پس

لفظ ' یہ ' اِشارۂ قریب کے واسطے کام آتا ہے ۔

لفظ ' وُہ ' اِشارۂ بعید کے واسطے کام آتا ہے ۔

اب اِن مثالوں کو دیکھو :-

(۱) اِس لڑکی کو ایک پیسہ دو ۔

(۲) اُس لڑکی کو دو پیسے دو ۔

(۳) اِن لڑکوں نے سبق یاد کیا ہے۔

(۴) اُن لڑکوں نے سبق یاد نہیں کیا ہے۔

اِس اور اِن اشارۂ قریب کے لئے اور اُس اور اُن اشارۂ بعید کے لئے کام آتے ہیں۔

تعریف - اِسمِ اشارہ وُہ اِسم ہے۔ جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔

جس چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ اُسے **مشارٌ الیہ** کہتے ہیں۔

نوٹ - مشارٌ الیہ ایک اِسمِ نکرہ ہوتا ہے مگر جب اُس کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ تو معرفہ ہو جاتا ہے۔

مشق

پانچ جملے بناؤ۔ جن میں اِسمِ اشارہ یہ آئے۔

" " " " " " " وُہ " "۔

" " " " " " " اِس " "۔

" " " " " " " اُس " "۔

" " " " " " " اُن " "۔

(۴) اِسمِ مَوصُول

(۱) جو لڑکا محنت کرتا ہے - پاس ہو جاتا ہے ۔

(۲) جونسا سیب چاہو - لے لو ۔

دیکھو - اِن مثالوں میں جو اور جونسا ایسے لفظ ہیں کہ اگر وہ اکیلے اِستعمال کئے جائیں تو پُورے معنی سمجھ میں نہیں آتے - لیکن جب اُن کے ساتھ "محنت کرتا ہے" اور "سیب چاہو" ملایا تو بات سمجھ میں آئی - ایسے لفظوں کو اِسمِ موصُول کہتے ہیں - اور اِن کے بعد کے جُملے کو صِلہ بولتے ہیں ۔

تعریف - اِسمِ موصُول وہ کلمہ ہے کہ جب تک اُس کے ساتھ کوئی جُملہ نہ ملایا جائے - تب تک اُس کے معنی پُورے پُورے سمجھ میں نہ آئیں ۔

نوٹ - دیکھو پہلی مثال میں 'جو لڑکا' سے وہ خاص لڑکا مُراد ہے - جو محنت

کرتا ہے - اور دُوسری مثال میں جُو شے
سیب ' سے مُراد وُہ خاص سیب ہے۔
جو تُم لینا چاہتے ہو - چُونکہ اِسم مَوصُول
میں ایک خاص قسم کی خُصُوصیت پیدا
ہو جاتی ہے - اِس لئے اُسے معرِفہ کہتے
ہیں ٭

مشق

اِن جُملوں میں عَلَم - اِسم ضمیر - اِسم اِشارہ اَور
اِسم مَوصُول چُنو :-

(۱) جو پرندے تَیرتے ہیں - اُن کی اُنگلیوں کے
بیچ میں جھلّی ہوتی ہے ٭

(۲) جو اپنی مدد آپ کرتا ہے - خُدا اُس کی مدد
کرتا ہے ٭

(۳) یہ کتاب مُجھے پسند نہیں ٭

(۴) پنجاب کا دارُ الخلافہ لاہور دریائے راوی پر
واقع ہے ٭

اِسمِ نکرہ کی قِسمیں

اِسمِ نکرہ کی سات قِسمیں ہیں :-

(۱) اِسمِ ذات (۲) اِسمِ اِستفہام (۳) اِسمِ ذات
(۴) مصدر (۵) اِسمِ فاعل (۶) اِسمِ مفعول (۷) اِسمِ حالیہ

(۱) اِسمِ ذات

اِنسان - کُتّا - درخت - بندُوق

دیکھو اِنسان - کُتّا - درخت اور بندُوق مُختلِف چیزوں کے نام ہیں۔ اُن کی ذات جُدا جُدا ہے - ہم اِن کو الگ الگ پہچان سکتے ہیں - یعنی اِنسان اور چیز ہے - کُتّا اور چیز ہے - درخت اور چیز ہے - اور بندُوق اور چیز ہے - ایسے اِسموں کو اِسمِ ذات کہتے ہیں ۔

تعریف - اِسمِ ذات وُہ نام ہے جس سے ایک چیز دُوسری چیز سے تمیز کی

جائے۔

(۲) اِسمِ اِستفہام

(۱) کون ہے؟

(۲) اس رکابی میں کیا ہے؟

(۳) یہ کس کی گولیاں ہیں؟

(۴) یہ دھاگا کتنا لمبا ہے؟

(۵) تم کیوں غیر حاضر تھے؟

(۶) آپ کا مزاج کیسا ہے؟

دیکھو۔ ان جملوں میں لفظ کون۔ کیا۔ کس کے۔ کتنا۔ کیوں۔ کیسا پوچھنے کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ پوچھنے کو استفہام کہتے ہیں۔ ایسے اسم اسمِ استفہام کہلاتے ہیں۔

تعریف ۔ اسمِ استفہام وہ اسم ہے۔ جو پوچھنے کے موقع پر بولا جائے۔

---

(۳) اسمِ **صفت** اور (۴) **مصدر** کا ذکر حصّۂ اوّل میں آ چکا ہے۔

(۵) اِسمِ فاعل

(۱) رونے والا ۔ (۲) مارنے والا ۔
(۳) ہانکنے والا ۔ (۴) بُننے والا ۔

دیکھو :-

رونے والا وُہ شخص ہے ۔ جو روئے ۔
مارنے والا وُہ شخص ہے ۔ جو مارے ۔
ہانکنے والا وُہ شخص ہے ۔ جو ہانکے ۔
بُننے والا وُہ شخص ہے ۔ جو بُنے ۔
ایسے اِسموں کو اِسمِ فاعل کہتے ہیں ۔

تعریف ۔ اِسمِ فاعل وُہ اِسم ہے جو کسی کام کے کرنے والے کو ظاہر کرے اور مصدر سے بنے ۔

بنانے کا قاعدہ ۔ مصدر کے آخر کے الف کو یائے مجہول (ے) سے بدل کر لفظ ' والا ' زیادہ کر دو ۔ جیسے رونے والا ۔ سونے والا ۔

مشق

مندرجہ ذیل مصدروں سے اِسمِ فاعل بنا کر

جُملوں میں برتو :-

بھاگنا - لڑنا - مِلانا - بولنا - دیکھنا ۔

(۶) اِسمِ مفعُول

(۱) یہ کُتّا مرا ہُوا ہے ۔

(۲) اُونٹ لدا ہُوا ہے ۔

(۳) پھُول کھِلا ہُوا ہے ۔

(۴) دیگچی چُولھے پر چڑھی ہُوئی ہے ۔

دیکھو :-

'مرا ہُوا' اُس جانور کو بتاتا ہے جس پر مرنے کا کام واقع ہو چُکا ہے ۔

'لدا ہُوا' اُس جانور کو بتاتا ہے ۔ جس پر لدنے کا کام واقع ہو چُکا ہے ۔

'کھِلا ہُوا' اُس پھُول کو بتاتا ہے ۔ جس پر کھِلنے کا کام واقع ہو چُکا ہے ۔

'چڑھی ہُوئی' اُس دیگچی کو بتاتی ہے ۔ جس پر چڑھنے کا کام واقع ہو چُکا ہے ۔

اَیسے اِسموں کو اِسمِ مفعُول کہتے ہیں ۔

تعریف - اِسمِ مفعُول وہ اِسم ہے جو اُس

آدمی یا چیز کو بتائے - جس پر کوئی کام واقع ہو - اور مصدر سے بنے ۔
بنانے کا قاعدہ - ماضی کے بعد 'ہُوا' زیادہ کر دو - جیسے سُنا ہُوا - کھایا ہُوا ۔

مشق

مندرجۂ ذیل مصدروں سے اسم مفعول بنا کر اپنے جملوں میں برتو :-
پالنا - پکڑنا - باندھنا - پھینکنا - دیکھنا ۔

(۷) اسمِ حالیہ

(۱) موتی ہنستا ہُوا جاتا ہے ۔
(۲) جوتی روتا آتا ہے ۔
(۳) مَیں نے بیل کو چرتے ہُوئے دیکھا ۔
(۴) مَیں نے مور کو ناچتے دیکھا ۔
دیکھو :-
مثال (۱) میں 'ہنستا ہُوا' موتی کی حالت کو ظاہر کرتا ہے ۔
مثال (۲) میں 'روتا' جوتی کی حالت کو ظاہر کرتا ہے ۔

مثال (۳) میں 'چرتے ہوئے' بیل کی حالت کو ظاہر کرتا ہے +

مثال (۴) میں 'ناچتے' مور کی حالت کو ظاہر کرتا ہے +

نیز دیکھو کہ موتی اور جوتی فاعل ہیں - اور بیل اور مور مفعول ہیں - پس ہنستا اور روتا فاعل کی حالت کو اور چرتے اور ناچتے مفعول کی حالت کو ظاہر کرتے ہیں - ایسے اسموں کو اسمِ حالیہ کہتے ہیں +

تعریف - اسمِ حالیہ وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول کی حالت کو ظاہر کرے +

بنانے کا قاعدہ - مصدر کی علامت 'نا' کو دور کرکے 'تا' یا 'تا ہوا' لگاؤ - اسمِ حالیہ بن جائیگا - مثلاً روتا اور روتا ہوا +

مشق

مندرجۂ ذیل مصدروں سے اسمِ حالیہ بنا کر اپنے جملوں میں استعمال کرو :-

ٹہلنا - دوڑنا - کھیلنا - کھانا - دھونا +

مُضاف اَور مُضاف اِلَیہ

(۱) بکری کا بچّہ ۔
(۲) گھڑی کی زنجیر ۔
(۳) امرتسر کا دربار صاحب ۔
(۴) مکڑی کا جالا ۔

دیکھو ۔ اِن مِثالوں میں بچّے کا لگاؤ بکری سے ۔ زنجیر کا لگاؤ گھڑی سے ۔ دربار صاحب کا لگاؤ امرتسر سے ۔ جالے کا لگاؤ مکڑی سے ہے ۔ لگاؤ کو اِضافت کہتے ہیں ۔

جِس چیز کا کِسی سے لگاؤ ہو ۔ اُسے **مُضاف** کہتے ہیں ۔

جِس کِسی چیز کے ساتھ لگاؤ ہو ۔ اُسے **مُضاف اِلَیہ** بولتے ہیں ۔ پس

'بچّہ'	مُضاف	'بکری'	مُضاف اِلَیہ
'زنجیر'	″	'گھڑی'	″
'دربار صاحب'	″	'امرتسر'	″
'جالا'	″	'مکڑی'	″

(۱) گینڈے کا سینگ ۔

(۲) ہاتھی کے دانت ۔

(۳) ریچھ کی ٹانگ ۔

دیکھو مثال نمبر (۱) میں سینگ کا لگاؤ گینڈے کے ساتھ کا کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے ۔

مثال نمبر (۲) میں دانت کا لگاؤ ہاتھی کے ساتھ کے کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے ۔

مثال نمبر (۳) میں ٹانگ کا لگاؤ ریچھ کے ساتھ کی کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے ۔

پس کا ۔ کے ۔ کی اضافت کے حرف ہیں ۔

تعریف ۔ اضافت کے حرف وہ ہیں ۔ جو ایک اسم کا لگاؤ دوسرے اسم کے ساتھ ظاہر کریں ۔

نوٹ ۔ بعض دفعہ کا ۔ کے ۔ کی کی بجائے را ۔ رے ۔ ری یا نا ۔ نے ۔ نی کام آتے ہیں ۔ مثلاً

میرا ہاتھ ۔ میرے کان ۔ میری ناک ۔ اپنا گھر ۔ اپنے آدمی ۔ اپنی کتاب ۔

مشق

۱- ان جملوں میں مضاف اور مضاف الیہ بتاؤ :-

(۱) راجہ صاحب کا ہاتھی آ رہا ہے ۔

(۲) رائے صاحب کی موٹر جا رہی ہے ۔

(۳) ہمایوں کا مقبرہ دہلی میں ہے ۔

(۴) امیر سونے کے برتن بھی بناتے ہیں ۔

(۵) چاندی کا تار بہت باریک کھچ سکتا ہے ۔

(۶) اپنے کام سے غرض رکھو ۔

(۷) تمہارا خیال نکما ہے ۔

(۸) اپنی کرنی آپ بھرنی ۔

۲- جملے بناؤ - جن میں یہ اسم مضاف ہوں :-

گھوڑا - قلم - درخت - مٹھائی - سپاہی ۔

۳- جملے بناؤ - جن میں یہ اسم مضاف الیہ ہوں :-

گھوڑا - قلم - درخت - مٹھائی - سپاہی ۔

ضمیر کی قسمیں

ضمیر کی تین قسمیں ہیں :-

(۱) ضمیرِ فاعل (۲) ضمیرِ مفعول (۳) ضمیرِ مضاف الیہ

(۱) ضمیرِ فاعل

(۱) وُہ آیا ۔
(۲) تُو نے پالا ۔
(۳) مَیں نے سُنا ۔

چُونکہ ان تینوں جُملوں میں ضمیریں "وُہ"، "تُو" اور "مَیں" فاعل ہیں - اس لئے ان کو ضمیرِ فاعل کہتے ہیں ۔

تعریف - ضمیرِ فاعل وُہ ہے - جو فعل کی فاعل ہو ۔

مندرجۂ ذیل نقشے میں فاعل کی ضمیریں لکھتے ہیں - اس سے یہ بھی ظاہر ہو جائیگا کہ واحد اور جمع اور مذکر اور مؤنث میں ان کی

کیا کیا صورتیں ہوتی ہیں +

ضمیرِ فاعل کا نقشہ

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ دوڑا	وہ دوڑے	تو دوڑا	تم دوڑے	میں دوڑا	ہم دوڑے
مؤنث	وہ دوڑی	وہ دوڑیں	تو دوڑی	تم دوڑیں	میں دوڑی	ہم دوڑیں
مذکر	اس نے کیا	انہوں نے کیا	تو نے کیا	تم نے کیا	میں نے کیا	ہم نے کیا
مؤنث	〃	〃	〃	〃	〃	〃

(۲) ضمیرِ مفعول

(۱) اسے سزا ملی +

(۲) تمہیں انعام ملا +

(۳) سعید نے مجھے بچایا +

چونکہ ان تینوں جملوں میں ضمیر اسے ۔

تمہیں اور مجھے مفعول ہیں۔ اس لیئے ان کو ضمیرِ مفعول کہتے ہیں +

تعریف - ضمیرِ مفعول وہ ہے۔ جو فعل کی مفعول ہو +

ضمیرِ مفعول کا نقشہ

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اُس کو یا اُسے	اُن کو یا اُنہیں	تجھ کو یا تجھے	تم کو یا تمہیں	مجھ کو یا مجھے	ہم کو یا ہمیں

(۳) ضمیرِ مضاف اِلیہ

(۱) اُس کا مکان کہاں ہے؟

(۲) تمہارا امتحان کل ہوگا +

(۳) میرا طوطا اُڑ گیا +

چونکہ ان تینوں جملوں میں ضمیر اُس - تمہارا اور میرا مضاف اِلیہ ہیں - اس لیئے ان کو ضمیرِ مضاف اِلیہ کہتے ہیں +

تعریف - ضمیرِ مُضاف اِلَیہ وُہ ہے - جس کی طرف کوئی اِسم مُضاف ہو ۔

ضمیرِ مُضاف اِلَیہ کا نقشہ

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد مُتکلِّم	جمع مُتکلِّم
اُس کا	اُن کا	تیرا	تمہارا	میرا	ہمارا
اُس کے	اُن کے	تیرے	تمُہارے	میرے	ہمارے
اُس کی	اُن کی	تیری	تمُہاری	میری	ہماری

نوٹ - بعض دفعہ ضمیر ظاہر نہیں ہوتی فِعل میں پوشیدہ ہوتی ہے - مثلاً

(۱) لڑکو ! سبق یاد کرو ۔

یہاں ضمیر 'تُم' پوشیدہ ہے - اصل میں جُملہ یُوں ہے " لڑکو ! تُم سبق یاد کرو " ۔

(۲) مَیں نے کپڑے کا کارخانہ کھولا - اور بڑا روپیہ کمایا ۔

دیکھو - کھولا کا فاعل ضمیر 'مَیں' ظاہر ہے اور کمایا کا فاعل بھی ضمیر 'مَیں' ہے - مگر ظاہر نہیں - پوشیدہ ہے ۔

بناوٹ کے لحاظ سے مصدر کی قسمیں

(۱) وضعی (۲) غیر وضعی

(۱) چلنا - اُٹھنا - کھانا - سونا - بیٹھنا۔

(۲) انصاف کرنا - خفا ہونا - خریدنا - بدلنا - دکھانا۔

دیکھو نمبر (۱) میں جو مصدر درج ہیں - وہ سب ایسے ہیں کہ جب سے زبان بنی ہے تب سے ایسے ہی چلے آتے ہیں ایسے مصدر وضعی یعنی اصلی کہلاتے ہیں۔

نمبر (۲) کے مصدر بناوٹی ہیں - مثلاً عربی لفظ انصاف پر "کرنا" لگا کر انصاف

کرنا بنا لیا اور فارسی لفظ خرید سے خریدنا بنا لیا ۔ اور ہندی لفظ تکیٰ سے تکیانا بنا لیا +

تعریف ۔ مصدر وضعی وہ ہے ۔ جو اصل میں مصدری معنی کے لئے بنایا گیا ہو ۔ جیسے لکھنا ۔ پڑھنا +

مصدر غیر وضعی وہ ہے کہ فارسی یا عربی لفظوں پر مصدر ہندی یا علامت مصدر کی زیادہ کرکے یا الفاظ ہندی پر جو مصدر نہ ہوں ۔ علامت مصدر کی بڑھا کر مصدر بنا لیں ۔ جیسے انصاف کرنا ۔ خریدنا ۔ تکیانا +

حاصلِ مصدر

(۱) اُس بچّے کو ہنسی آتی ہے +
(۲) فرانس میں لڑائی ہو رہی ہے +
(۳) لڑکو! جھگڑا نہ کرو +

دیکھو 'ہنسی' میں وُہی اثر مَوجُود ہے۔ جو مصدر 'ہنسنا' میں پایا جاتا ہے +

'لڑائی' میں وُہی اثر مَوجُود ہے۔ جو مصدر 'لڑنا' میں پایا جاتا ہے +

'جھگڑے' میں وُہی اثر مَوجُود ہے۔ جو مصدر 'جھگڑنا' میں پایا جاتا ہے +

تعریف ۔ اَیسے اِسم کو جس میں وُہ اثر پایا جائے ۔ جو مصدر میں مَوجُود ہے ۔ **حاصِلِ مصدر** کہتے ہیں ۔ ہنسی ۔ لڑائی ۔ جھگڑا سب حاصِلِ مصدر ہیں +

حاصلِ[1] مصدر بنانے کا کوئی خاص قاعدہ مُقرّر نہیں ۔ مگر جن جن صُورتوں میں حاصلِ مصدر آتا ہے ۔ بیانِ ذیل سے اُس کی تشریح ہو گی :۔

علامتِ مصدر (نا) کے حذف کے بعد حاصلِ مصدر بن جاتا ہے ۔ جیسے بگاڑ ۔ سنوار ۔ لُوٹ ۔ بگاڑنا ۔ سنوارنا ۔ لُوٹنا ۔ سے ۔

کبھی بعد حذف کرنے علامتِ مصدر کے کچھ تغیر کے بعد ان علامتوں میں سے کوئی علامت مصدر کے آخر میں زیادہ کی جاتی ہے :۔ ع ۔ ی ۔ ئی ۔ ن ۔ ٹ ۔ ہٹ ۔ ا ۔ وا ۔ اپ ۔ ت ۔ س جیسے

(۱) چڑھاؤ ۔ بچاؤ ۔ بہاؤ ۔ چڑھنا ۔ بچنا ۔ بہنا ۔ سے ۔

(۲) ہنسی ۔ سمائی ۔ بکری ۔ ہنسنا ۔ سمانا ۔ بکنا سے ۔

---

[1] یہ سطریں قدیم قواعد اُردو سے نقل کی گئی ہیں ۔

(۳) سُوجن - ٹھکان - سِیون - سُوجنا - ٹھکنا - سِینا سے ؛

(۴) مِلاوٹ - رُکاوٹ - لگاوٹ - مِلنا - رُکنا - لگنا سے ؛

(۵) بِلبِلاہٹ - بِلبِلانا سے ؛

(۶) جھگڑا - رگڑا - گِھسنا - جھگڑنا - رگڑنا - گِھسنا سے ؛

(۷) پَھیلاؤ - بہلاوا - پھیلنا یا پھیلانا - بہلنا یا بہلانا سے ؛

(۸) مِلاپ - مِلنا سے ؛

(۹) پڑھنت - لڑنت - پڑھنا - لڑنا سے ؛

(۱۰) بکواس - بکنا سے ؛

مشق

اِن حاصل مصدروں کو اپنے جملوں میں اِستعمال کرو :-

چڑھاؤ - بچاؤ - بہاؤ - رُکاوٹ - مِلاپ - بِگاڑ - ٹوٹا - سُوجن - رگڑا - بِگڑی ؛

ماضی کی قسمیں

ماضی کی چھ قسمیں ہیں :-

(۱) ماضی مُطلق (۲) ماضی قریب (۳) ماضی بعید
(۴) ماضی شکیہ (۵) ماضی اِستمراری (۶) ماضی تمنائی

اب ہم اِن کو مُفصّل بیان کرینگے ؛

(۱) ماضی مُطلق

(۱) محمود آیا ؛

(۲) برکت نے کھایا ؛

دیکھو فعل "آیا" اور "کھایا" گزرے ہوئے زمانے میں واقع ہوئے ہیں - لیکن یہ پتہ نہیں لگتا کہ گزرے ہوئے زمانے کو تھوڑا عرصہ ہوا ہے یا بہت - یعنی اِن فعلوں میں یہ قید نہیں کہ یہ گزرے ہوئے زمانے کے حصۂ قریب میں واقع ہوئے یا حصۂ بعید میں - جس میں کسی قسم کی قید نہ ہو - اُسے مُطلق کہتے ہیں-

پس 'آیا'، 'کھایا' فِعل ماضی مُطلق ہیں +

تعریف - ماضی مُطلق وہ فِعل ہے - جس میں مُطلق زمانۂ گُزشتہ پایا جائے - یعنی اُس میں زمانے کے قریب یا بعید ہونے کی قید نہ ہو +

بنانے کا قاعدہ - علامتِ مصدر 'نا' دُور کرنے کے بعد اگر 'ا' یا 'و' رہے - تو 'یا' لگاؤ ورنہ 'ا' - مثلاً آنا سے آیا - سونا سے سویا - چلنا سے چلا +

گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد مُتکلِّم	جمع مُتکلِّم
مُذکر	وُہ چلا	وُہ چلے	تُو چلا	تُم چلے	مَیں چلا	ہم چلے
مُؤنّث	وُہ چلی	وُہ چلیں	تُو چلی	تُم چلیں	مَیں چلی	ہم چلیں

مشق - اِن مصدروں سے ماضی مُطلق بنا کر تمام صیغے لکھو:-

آنا - مِلنا - پچھتانا - کھونا - جانا - مارنا +

(۲) ماضی قریب

(۱) محمود آیا ہے ⁂ (۲) برکت نے کھایا ہے ⁂
دیکھو 'آیا ہے' سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ محمود ابھی آیا ہے ⁂
'کھایا ہے' سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ برکت نے ابھی کسی چیز کو کھایا ہے ⁂
مطلب یہ ہے کہ ان فعلوں میں قریب کا گزرا ہُوا زمانہ پایا جاتا ہے ⁂

تعریف - ماضی قریب وہ فعل ہے جس میں قریب کا گزرا ہُوا زمانہ پایا جائے ⁂

بنانے کا قاعدہ - ماضی مطلق کے آخر میں 'ہے' لگا دو - تمام صیغے اس گردان میں دیکھو :-

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ آیا ہے	وہ آئے ہیں	تُو آیا ہے	تم آئے ہو	میں آیا ہُوں	ہم آئے ہیں
مؤنث	وہ آئی ہے	وہ آئی ہیں	تُو آئی ہے	تم آئی ہو	میں آئی ہُوں	ہم آئی ہیں

مشق - ان مصدروں سے ماضی قریب بنا کر تمام صیغے لکھو :-

سونا - کرنا - پچھتانا - چھوڑنا - بیچنا - جانا ⁂

(۳) ماضی بعید

(۱) محمود آیا تھا ۔ (۲) برکت نے کھایا تھا ۔
دیکھو۔ ان جملوں کے فعلوں میں دیر کا گزرا ہوا زمانہ پایا جاتا ہے۔ ان کو ماضی بعید کہتے ہیں ۔
تعریف ۔ ماضی بعید وہ فعل ہے ۔ جس میں بعید کا گزرا ہوا زمانہ پایا جائے ۔
بنانے کا قاعدہ ۔ ماضی مطلق کے آخر میں "تھا" لگاؤ ۔ تمام صیغے گردان میں دیکھو ۔

گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ گیا تھا	وہ گئے تھے	تو گیا تھا	تم گئے تھے	میں گیا تھا	ہم گئے تھے
مؤنث	وہ گئی تھی	وہ گئی تھیں	تو گئی تھی	تم گئی تھیں	میں گئی تھی	ہم گئی تھیں

مشق ۔ ان مصدروں سے ماضی بعید کے تمام صیغے بناؤ ۔
لڑنا ۔ رونا ۔ سینا ۔ کاٹنا ۔ ٹہلنا ۔ کاشنا ۔

(۴) ماضیِ شکّیہ

(۱) محمُود آیا ہوگا ؞

(۲) برکت نے کھایا ہوگا ؞

دیکھو - فعل ' آیا ہوگا ' میں شک پایا جاتا ہے - مُمکن ہے محمُود آیا ہو - اور یہ بھی مُمکن ہے کہ نہ آیا ہو - اِسی طرح مُمکن ہے - برکت نے کھایا ہو یا نہ کھایا ہو - ایسی ماضیوں کو شکّیہ کہتے ہیں ؞

تعریف - ماضی شکّیہ وُہ فعل ہے جس میں کسی کام کا ہونا گزشتہ زمانے میں شک کے ساتھ پایا جائے ؞

بنانے کا قاعدہ - ماضی مُطلق کے آخر میں ' ہوگا ' لگا دو - تمام صیغے گردان میں دیکھو :-

گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وُہ ہنسا ہوگا	وُہ ہنسے ہونگے	تُو ہنسا ہوگا	تُم ہنسے ہوگے	مَیں ہنسا ہُونگا	ہم ہنسے ہونگے
مؤنث	وُہ ہنسی ہوگی	وُہ ہنسی ہونگی	تُو ہنسی ہوگی	تُم ہنسی ہونگی	مَیں ہنسی ہُونگی	ہم ہنسی ہونگی

مشق - اِن مصدروں سے ماضی شکیہ کے تمام صیغے لکھو :-

اُٹھنا - بیٹھنا - لکھنا - بُننا - ڈُوبنا - توڑنا +

(۳) ماضی اِستمراری

(۱) محمود آتا تھا +

(۲) برکت کھاتا تھا +

جب ہم کہتے ہیں کہ محمود آتا تھا۔ تو اُس کے یہ معنی ہیں کہ وہ ہمیشہ یا بار بار آتا تھا۔ اِسی طرح جب کہا جاتا ہے کہ برکت کھاتا تھا۔ تو اُس کا یہ مطلب ہے کہ برکت ہمیشہ یا بار بار کھاتا تھا +

ہمیشہ کو اِستمرار کہتے ہیں +

تعریف ۔ ماضی اِستمراری وہ فعل ہے۔ جس میں کام کا ہمیشہ یا بار بار ہونا گزشتہ زمانے میں پایا جائے +

بنانے کا قاعدہ ۔ مصدر کے آخر سے "نا" دُور کرکے "تا تھا" لگا دو +

گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد مُتکلّم	جمع مُتکلّم
مُذکّر	وُہ جاتا تھا	وُہ جاتے تھے	تُو جاتا تھا	تُم جاتے تھے	مَیں جاتا تھا	ہم جاتے تھے
مُؤنّث	وُہ جاتی تھی	وُہ جاتی تھیں	تُو جاتی تھی	تُم جاتی تھیں	مَیں جاتی تھی	ہم جاتی تھیں

مشق ۔ اِن مصدروں سے ماضی اِستمراری کے تمام صِیغے لِکھو :۔

چڑھنا ۔ کہنا ۔ ڈھونڈنا ۔ خریدنا ۔ رگڑنا ۔ بگاڑنا ۔

(٦) ماضی تمنّائی

کاش محمود میرے گھر آتا +

دیکھو۔ اِس جُملے کے فعل میں تمنّا یعنی آرزُو پائی جاتی ہے۔ اِس لِئے اِس فعل کو ماضی تمنّائی یا ماضی تمنّی کہتے ہیں +

تعریف۔ ماضی تمنّائی وُہ فعل ہے۔ جس میں گزشتہ زمانے میں کوئی کام کرنے کی آرزُو پائی جائے +

بنانے کا قاعدہ۔ مصدر کے آخر سے "نا" دُور کر کے "تا" لگا دو +

گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد مُتکلّم	جمع مُتکلّم
مُذکّر	وُہ آتا	وُہ آتے	تُو آتا	تم آتے	مَیں آتا	ہم آتے
مُؤنّث	وُہ آتی	وُہ آتیں	تُو آتی	تم آتیں	مَیں آتی	ہم آتیں

مشق۔ اِن مصدروں سے ماضی تمنّائی کے تمام صِیغے لکھو:۔

مُسکرانا۔ ہنسنا۔ اِنصاف کرنا۔ تشریف لانا +

اِسمِ تصغیر

(۱) پیالہ - پیالی ۔

(۲) لوٹا - لُٹیا ۔

(۳) صندُوق - صندُوقچہ ۔

(۴) ڈھول - ڈھولک ۔

دیکھو :-

پیالہ بڑا ہے اور پیالی چھوٹی ۔

لوٹا بڑا ہے اور لُٹیا چھوٹی ۔

صندُوق بڑا ہے اور صندُوقچہ چھوٹا ۔

ڈھول بڑا ہے اور ڈھولک چھوٹا ۔

چُونکہ پیالی - لُٹیا - صندُوقچہ - ڈھولک ایسے اِسم ہیں کہ ان میں پیالے - لوٹے - صندُوق اور ڈھول کی نِسبت چھُٹائی پائی جاتی ہے - اس لئے اِن کو اِسمِ تصغیر کہتے ہیں - تصغیر کے معنی چھُٹائی کے ہیں ۔

تعریف - اِسمِ تصغیر وہ ہے - جس میں چھُٹائی کے معنی پائے جاتے ہیں ۔

اِسم تصغیر کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں۔ اِسموں کے آخر میں ی - یا - لا - لی - ڑا - ڑی وا - چہ - ک حسب موقع زیادہ کرکے اِسم تصغیر بنا لیتے ہیں - مثالیں دیکھو اور یاد رکھو :-

ی (۱) پہاڑ - پہاڑی ۔ یا (۲) لوٹا - لٹیا ۔
بالا - بالی ۔ ڈبا - ڈبیا ۔
لا (۳) کھاٹ - کھٹولا ۔ لی (۴) گونڈا - گونڈالی ۔
ناند - نندولا ۔
ڑا (۵) مکھ - مکھڑا ۔ ڑی (۶) پلنگ - پلنگڑی ۔
بچہ - بچونگڑا ۔ ٹانگ - ٹنگڑی ۔
وا (۷) مرد - مردوا ۔ چہ (۸) صندوق - صندوقچہ ۔
ٹٹو - ٹٹوا ۔ باغ - باغچہ ۔
ک (۹) ڈھول - ڈھولک ۔

نوٹ - بعض دفعہ اِسم تصغیر حقارت کے لیے آتا ہے - مثلاً مرد سے مردوا - بعض دفعہ پیار کے لیے آتا ہے - مثلاً مکھ سے مکھڑا - بچہ سے بچونگڑا ۔

مشق

ان لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کرو :-
ڈھولک - مکھڑا - صندوقچہ - پہاڑی - لٹیا ۔

اِسمِ تفضیل

صِفت کے تین درجے

(۱) بشیر ہوشیار ہے۔
(۲) بشیر کبیر سے ہوشیار ہے۔
(۳) وزیر بہت ہی ہوشیار ہے۔

دیکھو:-

جُملۂ (۱) میں بشیر کو ہوشیار کہا گیا ہے۔ مگر اس کا مُقابلہ کِسی اور کے ساتھ نہیں کِیا گیا۔ ایسی صِفت کو **تفضیلِ نفسی** کہتے ہیں۔

جُملۂ (۲) میں بشیر کا مُقابلہ کبیر کے ساتھ کِیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ بشیر کبیر سے ہوشیار ہے۔ مُمکن ہے کہ بشیر سب کی نسبت ہوشیار نہ ہو۔ چُونکہ بشیر کو بعض کی نسبت ہوشیار کہا گیا ہے۔ اِس لئے ایسی صِفت کو **تفضیلِ بعض** کہتے ہیں۔

جُملۂ (۳) میں وزیر کو کُل لڑکوں کی نسبت ہوشیار سمجھا گیا ہے۔ اِس لئے ایسی صفت کو **تفضیلِ کُل** کہتے ہیں ۔

نوٹ ۱ ۔ جُملہ "بشیر کبیر سے ہوشیار ہے" یُوں بھی لکھا جا سکتا ہے :۔

(۱) بشیر کبیر سے زیادہ ہوشیار ہے ۔

یا (۲) بشیر کبیر سے بہت ہوشیار ہے ۔

یا (۳) بشیر کبیر سے کہیں ہوشیار ہے ۔

جُملۂ "وزیر بہت ہی ہوشیار ہے"۔ یُوں بھی لکھا جا سکتا ہے :۔

(۱) وزیر نہایت ہی ہوشیار ہے ۔

یا (۲) وزیر ہوشیار سے ہوشیار ہے ۔

نوٹ ۲ ۔ فارسی میں لفظِ **تر** اور **ترین** تفضیلِ بعض اور تفضیلِ کُل کے لئے آتے ہیں ۔ مثلاً :۔

بہ ۔ بہتر ۔ بہترین ۔ بد ۔ بدتر ۔ بدترین ۔

مشق

مُندرجۂ ذیل صفتوں کو اپنے جُملوں میں تفضیلِ بعض و تفضیلِ کُل کے طور پر استعمال کرو :۔

ذہین ۔ نکما ۔ سُست ۔ تندرُست ۔ کمزور ۔ رحمدِل ۔

حروفِ جار

(۱) مگرمچھ دریا میں رہتا ہے۔
(۲) روشنی سورج سے آتی ہے۔
(۳) پیسے پر بادشاہ کی تصویر دیکھو۔
(۴) اشو چند بائیسکل پر چڑھا ہوا جاتا تھا۔
(۵) احمد کرنال تک گیا ہے۔

تم جانتے ہو کہ میں ـ سے اور پر حرف ہیں ـ اب غور سے دیکھو کہ

مثال (۱) میں حرف میں اسم 'دریا' کو فعل 'رہتا ہے' سے ملاتا ہے۔

مثال (۲) میں حرف سے اسم 'سورج' کو فعل 'آتی ہے' سے ملاتا ہے۔

مثال (۳) میں حرف پر اسم 'پیسے' کو فعل 'دیکھو' سے ملاتا ہے۔

مثال (۴) میں حرف پر اسم 'بائیسکل' کو اسمِ مفعول 'چڑھا ہوا' سے ملاتا ہے۔

مثال (۵) میں حرف تک اسم 'کرنال' کو

فعل 'گیا ہے' سے مِلاتا ہے +

چُونکہ حُرُوف 'میں' - 'سے' - 'پر' - 'تک' اِسموں کو فعلوں یا اِسموں کی طرف کھینچتے ہیں - اور کھینچنے کو 'جر' کہتے ہیں - اِس لِئے اُن کو حُرُوف جر یا حُرُوف جار بولتے ہیں +

تعریف - ایسے حرف جو اِسم کو فعل یا اِسم سے مِلاتے ہیں حُرُوف جار کہلاتے ہیں +

جس اِسم کے ساتھ حُرُوف جار آتے ہیں۔ اُسے مجرُور کہتے ہیں +

مثال (۱) میں 'دریا' مجرُور ہے +

مثال (۲) میں 'سُورج' مجرُور ہے +

مثال (۳) میں 'پیسہ' مجرُور ہے +

مثال (۴) میں 'بائیسکل' مجرُور ہے +

نوٹ - اُوپر - اندر - بیچ - درمیان - ساتھ - واسطے - لِئے وغیرہ بھی حُرُوف جار کے طَور پر کام آتے ہیں مگر یہ در اصل اِسم ہیں - اِضافت کے بغیر مُستعمل نہیں ہوتے - مثلاً پہاڑ کے اُوپر - مکان کے اندر - دریا کے بیچ - پہاڑوں کے درمیان - لڑکوں کے ساتھ - خُدا کے واسطے - بھائی کے لِئے +

حُروفِ نِدا

(۱) یا اللہ! اپنے بندوں پر رحم کر ﴿
(۲) اَے شفیق! جو کچھ میں کہتا ہوں - تمہارے بھلے کی کہتا ہوں ﴿
(۳) ارے بھائی! کسی پر ظُلم کرنا ٹھیک نہیں ﴿
(۴) ابے نالائق! تُو یہاں کیوں چلا آیا؟
(۵) او ظالم! اس غریب کو کیوں ستاتا ہے ﴿
(۶) اجی میر صاحب! آپ تو کبھی تشریف ہی نہیں لاتے ﴿
(۷) میاں کلیم ہوت ﴿
(۸) خداوندا! ہم سب کو نیکی کا راستہ دکھا ﴿

دیکھو! ان جُملوں میں یا - اَے - ارے - ابے - او - اجی انہوں سے پہلے اور ہوت

اور الف اسموں کے بعد پکارنے کے لئے
ملائے گئے ہیں۔ پکارنے کو ندا کہتے ہیں۔
پس یہ سب حروف ندا ہیں +

تعریف ۔ حروف ندا وہ ہیں۔ جو پکارنے
کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں +

جس کو پکاریں۔ اُسے مُنادٰی کہتے
ہیں +

پہلے جملے میں اللہ منادٰی ہے۔ دوسرے
جملے میں شفیق منادٰی ہے +

حُرُوفِ عطف

(۱) حیدر اور صفدر بازار گئے ہیں +

(۲) اُس نے پہلے سبق یاد کیا۔ اور پھر کھانا کھایا +

(۳) اِس شہر میں کتابوں کی خرید و فروخت بہت ہوتی ہے +

دیکھو! جُملہ (۱) میں اور نے حیدر اور صفدر کو باہم مِلا کر ایک بات میں شامل کر دیا۔ یعنی حیدر بھی بازار گیا ہے اور صفدر بھی +

دیکھو! جُملہ (۲) میں پھر ترتیب کو ظاہر کرتا ہے کہ پہلے سبق یاد کیا۔ پھر کھانا کھایا +

جُملہ (۳) میں **و** نے خرید اور فروخت کو مِلا کر اکٹھا کر دیا ہے +

تعریف ۔ **حُرُوفِ عطف** وہ ہیں جو کلموں یا جُملوں کو مِلا کر کسی ایک بات میں شامل کر دیں +

اور ۔ و ۔ پھر حُرُوفِ عطف ہیں +

حُروفِ شرط و جزا

(۱) اگر سپاہی جرنیل کا حُکم نہ مانے - تو فوراً گولی سے اُڑا دیا جائے ÷

(۲) جب کاتک آتا ہے - تو گیہوں بوتے ہیں ÷

(۳) جو نہیں دیتے تو جواب دو ÷

دیکھو ! جُملہ (۱) میں

"اگر سپاہی جرنیل کا حکم نہ مانے" شرط ہے - "تو فوراً گولی سے اُڑا دیا جائے" جزا (یا بدلہ) ہے ÷

جُملہ (۲) میں

"جب کاتک آتا ہے" شرط ہے ÷

"تو گیہوں بوتے ہیں" جزا ہے ÷

جُملہ (۳) میں

"جو نہیں دیتے" شرط ہے ÷

"تو جواب دو" جزا ہے ÷

چُونکہ حرفِ اگر - جب اور جو شرط کے

ساتھ آئے ہیں۔ اس لئے **حُروفِ شرط** کہلاتے ہیں۔

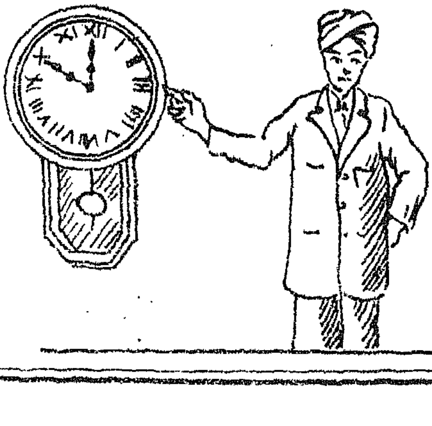
اور "تو" جزا کے ساتھ آیا ہے۔ اس لئے **حرفِ جزا** کہلاتا ہے۔

تعریف۔ **حُروفِ شرط** وہ ہیں۔ جو شرط کے ساتھ آئیں۔ "اگر" "جب" جو حُروفِ شرط ہیں۔

حُروفِ جزا وہ ہیں۔ جو جزا کے ساتھ آئیں۔ "تو" حرفِ جزا ہے۔

مشق

اس تصویر کے متعلق جُملے بناؤ۔ جن میں چار عطف اور شرط و جزا کے حُروف آئیں :-



مُتفرِق سوالات

۱۔ مُسند کے لحاظ سے جُملے کی کون سی دو قسمیں ہیں ؟

۲۔ جُملۂ اِسمیّہ ۔ جُملۂ فِعلیّہ میں کیا فرق ہے ؟ مِثالیں دو ۔

۳۔ جُملۂ خبریّہ کِسے کہتے ہیں ؟ مِثالیں دو ۔

۴۔ جُملۂ اِنشائیّہ کی تعریف کرو ۔

۵۔ بناوٹ کے لحاظ سے اِسم کی قسمیں لِکھو ۔ بتاؤ ۔ مصدر اور مُشتق میں کیا فرق ہے ؟ اور مُشتق اور جامِد میں کیا فرق ہے ؟

۶۔ مفعُول کی تعریف کرو ۔ اپنے فقروں میں مُندرجۂ ذیل اِسموں کو مفعُول کے طور پر اِستعمال کرو :۔

قینچی ۔ راجہ ۔ شیر ۔ مٹّی ۔ مکان ۔

۷ - فعلِ لازم اور فعلِ متعدّی میں کیا فرق ہے؟ مثالیں دے کر سمجھاؤ۔
۸ - علم کی تعریف کرو۔ اور مثالیں دو۔
۹ - اسمِ اشارہ کیا ہوتا ہے؟ مثالیں دو۔
۱۰ - موصول اور صلہ سے کیا مراد ہے؟
۱۱ - ضمیرِ فاعل کسے کہتے ہیں؟
۱۲ - اسمِ استفہام کی تعریف کرو۔
۱۳ - اپنے جملوں میں مندرجۂ ذیل اسمِ استفہام داخل کرو:-
کتنا - کیوں - کے - کب - کون۔
۱۴ - اسمِ فاعل کی تعریف کرو - مندرجۂ ذیل مصدروں سے اسمِ فاعل بناؤ:-
کرنا - پہننا - دھونا - سونا - مرنا۔
۱۵ - اسمِ مفعول کی تعریف کرو۔ مندرجۂ ذیل مصدروں سے اسمِ مفعول بناؤ:-
کرنا - پہننا - دھونا - سونا - مرنا۔
۱۶ - اسمِ حالیہ کیا ہوتا ہے؟ مندرجۂ ذیل

مصدروں کے اسمِ حالیہ بنا کر اُن کو اپنے جملوں میں برتو :-

رونا - گانا - کھیلنا - کھانا - کہنا +

۱۷ - اضافت کے معنی بتاؤ - اضافت کی تین مثالیں دو +

۱۸ - مضاف اور مضاف الیہ کیا ہوتے ہیں ؟ مثالیں دو +

۱۹ - مندرجۂ ذیل حروفِ اضافت کو اپنے جملوں میں داخل کرو :-

کا - کے - کی +

۲۰ - ضمیر کی تینوں قسموں کے نام بتاؤ - ہر ایک قسم کی دو دو مثالیں دو +

۲۱ - مصدرِ وضعی و غیر وضعی میں کیا فرق ہے ؟ مثالیں دے کر سمجھاؤ +

۲۲ - مندرجۂ ذیل مصدروں کے حاصل مصدر بتاؤ :-

بہنا - لوٹنا - بلبلانا - رکنا - لڑنا - سمانا +

۲۳ - مندرجۂ ذیل حاصل مصدروں کو اپنے

جُملوں میں داخِل کرو :-
بکواس - جھگڑا - لگاوٹ - سپوں -
تھکان ۔
۲۴ - ماضی مُطلق اور ماضی شکّیہ کی تعریف
کرو اور مثالیں دو ۔
۲۵ - ماضی اِستمراری کسے کہتے ہیں ؟ مصدر
' اُچھلنا ' سے ماضی اِستمراری بنا کر تمام
صیغے لکھو ۔
۲۶ - ماضی تمنّائی کی تعریف کرو - مصدر
' آنا ' سے ماضی تمنّائی بنا کر تمام صیغے
لکھو ۔
۲۷ - اِسم تصغیر کیا ہوتا ہے ؟ مندرجۂ ذیل
کے اِسم تصغیر بناؤ :-
ڈبّا - لوٹا - کھاٹ - گونڈا - پلنگ -
باغ ۔
۲۸ - صفت کے تین درجے کون سے ہیں ؟
مثالیں دے کر سمجھاؤ ۔
۲۹ - حروفِ جار کی تعریف کرو - مجرور کسے
کہتے ہیں ؟ اس جُملے میں حروفِ جار

اور مجرور بتاؤ :-

دہلی میں فتحپوری سے جامع مسجد تک

ٹریموے جاری ہے +

۳۰ - ندا کے معنی بتاؤ - منادے کسے کہتے

ہیں ؟ مثالیں دو +

۳۱ - حروف عطف کی تعریف کرو - ان

حروف کو اپنے جملوں میں داخل

کرو :-

اور - و - پھر

۳۲ - شرط اور جزا کے معنی بتاؤ - ان

حروف شرط کو اپنے جملوں میں استعمال

کرو :-

اگر - جب - جو

انمول موتیوں کی مالا

مؤلفہ

پروفیسر تیج رام صاحب ایم ۔ اے

پرائمری کی چوتھی جماعت کے لئے

ضخامت ۱۴۸ صفحے ۔ قیمت صرف چھ آنے

اس کتاب میں کل باسٹھ سبق ہیں ۔ نصف سے زیادہ کہانیاں ہیں ۔ جو دلچسپ اور نتیجہ خیز ہیں ۔ کئی نظمیں ہیں جو نہایت پاکیزہ ہیں ۔ کتاب کے اخیر میں مشکل الفاظ کے معنی درج ہیں +

اُردو زبان میں بچّوں کے لئے اس سے زیادہ مفید اور دلچسپ کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی ۔ تمام سبق نہایت پُر لطف اور پُر اثر ہیں ۔ اُمید ہے کہ طلباء پنڈت ایشور چندر ودّیا ساگر کی سادہ مزاجی ۔ حضرت عمرؓ کی دلسوزی ۔ سر سیّد احمد خان کی والدہ کی ہمدردی ۔ سیتا جی کی وفاداری ۔ لکڑہارے کی جوانمردی ۔ قاسم کی دوستی ۔ بھائی کپور سنگھ کے دوہے ۔ مولوی ثناء اللہ کی رُباعیاں ۔ اُستانی جی کے انمول موتی ۔ بُڑھیا کے انمول رتن ۔ دیوان چند کی بدنظمی کا قصّہ وغیرہ سبقوں کو شوق سے پڑھیں گے ۔ اور اہل نظر

قدر کی نگاہوں سے دیکھیں گے +

جناب مولوی محمود علی صاحب منشی فاضل و مولوی فاضل پروفیسر فارسی و عربی فرماتے ہیں :-

میں نے پروفیسر تیج رام صاحب کی کتاب انمول موتیوں کی مالا کو اوّل سے آخر تک دیکھا - یہ کتاب بچّوں کے لئے لکھی گئی ہے - نظم اور نثر دونوں کی عبارت سلیس - الفاظ سادہ - مضمون نہایت دلچسپ ہے - اور عنوانات تمام سبق آموز اور نتیجہ خیز چھوٹے چھوٹے قصے ہیں - مکالمے ہیں - یا کار آمد ہدایتیں - جن کی طرز ادا ایسی سہل ہے - جو بہ اوّل نظر سمجھ میں آجائے اور دل میں گھر کرے +

پروفیسر صاحب نے خرد سال بچّوں کے لئے ایک ایسا نقش محفل تیار کیا ہے جو طوطے مینا کی کہانیوں سے جن سے صرف زبان کا چٹخارا ہوتا ہے - زیادہ مفید اور لذیذ ثابت ہوگا - اور مجھے اُمید ہے کہ بچّے اس ذائقہ دار اور خوشگوار شیرینی سے لطف اٹھائیں گے - اور بچّوں والے یہ تحفہ اپنی اولاد کے ہاتھ میں دینگے - تو اس کے نیک نتائج سے شادکام ہوں گے +

المشتہران

رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز

ایجوکیشنل پبلشرز - لاہور

باہتمام لالہ موتی رام مینجر مفید عام پریس واقع چیٹر جی روڈ لاہور میں چھپی

اور

رائے صاحب لالہ سوہن لعل ایم۔ ایل۔ اے پروپرائٹر

رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز۔ لاہور

نے شائع کی

۱۹۴۰ء

DUE DATE